Afghanistan Digital Library

adl0233

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q

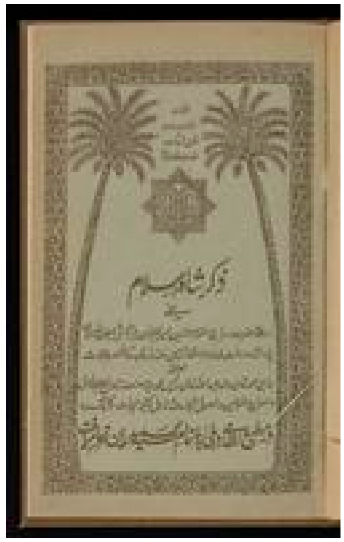

This is a PDF version of an item in New York University's Afghanistan Digital Library (http://afghanistandl.nyu.edu/). For more information about this item, copy and paste the "handle" URL above into a web browser. When referring to or citing this item please use the "handle" URL and not this document or the URL from which you downloaded it.

All works presented on New York University's Afghanistan Digital Library website are, unless otherwise indicated, in the public domain. The images available on this website may be freely reproduced, distributed and transmitted by anyone for any purpose, commercial or non-commercial.

NYU Libraries, Digital Library Technical Services, dlts@nyu.edu

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 1 of 92

ZIKR
I-
SHAH
I-
ISLAM

Zekr-e Shâh-e eslâm

1906

Delhi

par Mohammad Khân, hâjji

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 4 of 92

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 5 of 92

Zekr-e shâh-e Islam [HA]

Delhi, 1906

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 6 of 92

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 7 of 92

صاحب

جناب مستطاب معظم مکرم الطاف شیم والا شان تحریر سپارند

[illegible] عبید خداداد افغانستان [illegible] الله تعالی

من جمیع [illegible]

حسنی [illegible]

ح ج ج ج

[illegible]

Abdul [illegible] A

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 9 of 92

اللہ ہو

نشان دولت
قوی شوکت
خداداد افغانستان

ذکر شاہ اسلام

یعنے

اعلیٰحضرت سراج الملۃ والدین امیر المومنین ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان
پادشاہ دولت خداداد افغانستان خلد اللہ ملکہ کے مختصر حالات

مولفہ

حاجی محمد خان ولد عبد اللہ خان رئیس خورجہ مصنف ناول طالب صادق
و معراج المومنین و اصول تجارت و ناول آئینہ نجات وغیرہ

در مطبع نظامی دہلی باہتمام محمد سعید سلیمان اتمام یافت

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 10 of 92

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 11 of 92

التماس و عذرِ مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعلیٰ حضرت ہز مجسٹی سراج الملۃ والدین امیر المؤمنین امیر حبیب اللہ خان پادشاہ دولت خداداد افغانستان خلد اللہ ملکہ۔ بطور مہمان ہمارے سرکار والاتبار یعنی دولت العالیہ برطانیہ ہندوستان کے تشریف لاتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ اعلیٰ حضرت سراج الملۃ والدین خلد اللہ ملکہ و اقبالہ کے اوصاف حالات میں کسی لائق اور قابل شخص کی تالیف ضرور شائع ہوگی کیونکہ اعلیٰ حضرت کا ہندوستان میں قدم رنجہ فرمانا کوئی معمولی امر نہیں ہے۔ ہمکو معلوم نہیں ہوتا کہ کبھی کوئی تاجدار ہندوستان میں بطور مہمان آیا ہو۔ یہ فخر ہندوستان کو اول ہی مرتبہ حاصل ہوتا ہے لیکن اسوقت تک ہمکو معلوم نہیں ہوا کہ کوئی ایسی کتاب شائع یا طبع ہوئی ہے۔ لہذا بندہ نے یہ خیال کرکے کہ ایسے ہمہ صفت موصوف پادشاہ اسلام کے اوصاف حمیدہ کا جنکا وجود مبارک نہ صرف افغانستان بلکہ اسلام کے واسطے رحمت الٰہی ہے۔ اہل ہند کو معلوم نہ ہونا قابل افسوس امر ہے کیونکہ ہر شے کی وقعت اُسکی معرفت سے ہوتی ہے ایسا قصد کیا ہے گو یہ امر میری قابلیت اور گنجایش وقت کے بالکل خلاف ہے نہ اب وہ تصاویر فراہم ہوسکتی ہیں جو اعلیٰ حضرت کے دربار کے شاہی شان و شوکت کا نظارہ دکھا سکیں۔ نہ اب ایسے مضامین کی فراہمی ممکن ہے جسے پورے طور پر اوصاف ذات اقدس شاہانہ معلوم ہوں۔ کیونکہ تالیفات میں حالات صحیحہ کا معلوم

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 12 of 92

ہونا ضرور ہے۔ ذہنی ایجادوات کی اُس میں گنجایش نہیں ہے نہ میں اس کام کے واسطے تیار ہون۔ اگر مجھکو پہلے سے ایسا خیال ہوتا تو تمام سامان مذکورہ بآسانی کابل میں فراہم کرلیتا لیکن در اصل میں اسی خیال میں رہا کہ اعلیٰ حضرت کے وہ لایق اور قابل نمک خوار جو ہندوستان اور اُردو زبان سے خوب واقف ہیں ایسے ضروری امر کو فروگذاشت نہ کرینگے کیونکہ جہان کی شان و شوکت اُسی پر منحصر ہے کہ اُسکے گھر کے حالات اور اوصاف حمیدہ ظاہر ہوں۔ لیکن یہ اتفاقی امر ہے کہ ان حضرات کا خیال اس طرف نہیں گیا (شاید یہ ایشیا ہونیکا باعث ہے یورپ میں تو ایسے عظیم الشان امر پر صدہا کتابیں تالیف و تصنیف ہو جائیں) اور مجھ سے ناقابل اور ناواقف کو یہ خدمت انجام دینی پڑی۔ میں سخت حیران ہوں کہ لکھوں تو کیا لکھوں مضمون نگاری کا مجھکو سلیقہ نہیں۔ صدہا اوصاف جو ذات اقدس شاہانہ کے سُنے تھے وہ یاد نہیں رہے۔ اور جو اُن میں سے چند یاد ہیں اُن میں بھی اکثر کے بیان کرنیوالوں کا نام یاد نہیں رہا۔ اور بلا ثبوت اِس زمانہ میں کسی تحریر کا اعتبار نہیں۔ کابل میں میرے قیام کی مدت بہت کم سوائے چند امور کے زیادہ مشاہدہ کا موقع ہی نہیں ملا۔ ایسی حالت میں یہی مناسب تھا کہ میں بھی خاموشی اختیار کرتا اور کسی ذاتی فائدہ کے فکر میں مصروف ہوتا۔ لیکن طبیعت کے تعلق کو کیا کروں بقول شخصے۔ ؎

محبت ہست کہ دل راںمے دہد آرام ✣ وگرنہ کیست کہ آسودگی نمے خواہد

لہذا مجبوراً ناظرین کے اوصاف حمیدہ اور خلق پر بامید عیب پوشی تکیہ کرکے جو کچھ بھی مجھے معلوم ہے اپنی ٹوٹی پھوٹی قصباتی زبان میں تحریر کرکے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں کیونکہ نہ ہونے سے ہونا پھر بھی بہتر ہے بقول شخصے۔ گندم اگر بہم نرسد جو غنیمت ہست ✣

المکلف حاجی محمد خان ساکن خورجہ ۲۹۔ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۴ ہجری ✣

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 13 of 92

دیباچہ مؤلف

۱۹۰۷ء مسلمانان ہندوستان کے واسطے کیسا مبارک سال ہے جس میں یہ ایک بادشاہ اسلام اور اپنی فرمانروا شہنشاہ کی قلبی اتحاد کی علی تصویر دیکھتے ہیں - یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے، اگر بنظر غور دیکھا جائے تو لا انتہا مسرت کا باعث ہو اسلئے کہ یہ امر اظہر من الشمس ہے، کہ ہر ایک نیک انسان کو اپنی مذہب سے قلبی تعلق ہوتا ہے ایسی حالت میں مسلمانون کی طبیعت کا میلان پادشاہ اسلام کی طرف فطرتی امر ہے - اسی طرح انسانی طبیعت کا یہی خاصہ ہے کہ جس کی سایہ عاطفت میں پرورش پاتا ہے زندگی آرام وآسایش سے گذارتا ہے اُس کے وجود مبارک سے بھی اسکا تعلق فطری اور قلبی ہوتا ہے - جہانتک ہم غور کرتے ہیں ہم کو ہمارا تجربہ بتاتا ہے کہ تاج برطانیہ تمام عالم میں عدل و انصاف اور رعایا پروری کے نور کا چمکتا ہوا ستارہ ہے ہم مسلمانوں نے بلکہ تمام اہل ہند نے اپنے پیارے شہنشاہ کے سایہ عاطفت میں بڑے آرام واطمینان سے زندگی بسر کی ہے اسلئے ہر نیک دل اور منصف مزاج ہندوستانی کو تاج برطانیہ کے ساتھ قلبی محبت کا ہونا لازمی امر ہے - مذکورہ بالا بیان سے صاف ظاہر ہے کہ اہل اسلام ہندوستان کو اپنے شہنشاہ اور بادشاہ اسلام سے فطری تعلق اور محبت ہے - اب اس سے زیادہ اور کیا خوشی ہو سکتی ہے جب وہ دونون کا اتحاد قلبی

دیکھیں اور آیندہ اُس کی اور مضبوط اور مستحکم ہونے کی اُمید ہزار ہا خوش کن خیالات پیدا
کرتی ہو۔ اللّٰھم ضد فضد۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر ہم ہز مجسٹی پادشاہ افغانستان کی تعریف وتوصیف کریں یا
اُن سے جائز تعلق رکھیں تو ہماری گورنمنٹ کی ناراضی کا باعث ہوگا۔ ہمارے نزدیک یہ
خیال نہایت غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر بنظر غور دیکھا جائے تو افغانستان کی اس عزت
اور ترقی کا بڑا باعث ہماری گورنمنٹ ہی کی امداد ہے نہایت تعجب خیز امر ہے کہ خود ہی تو گورنمنٹ
انکی عزت افزائی کرتی ہو اُنہیں مہمان بناتی ہو اپنا دوست بناتی ہے پھر جو اُنکی عزت کریں اور
اُنہیں محبت کی نظر سے دیکھیں وہ گورنمنٹ کے مخالف تصور کئے جائیں ؎ چہ خوش گفت ہست سعدی
درزلیخا + یہ کونسے ملک کا فلسفہ ہو کہ دوست کا خیر خواہ مخالف ہوتا ہے + اعلیٰ حضرت کا
ہندوستان میں بطور مہمان تشریف لانا گورنمنٹ کی دوستی کا قاطع ثبوت ہے۔ بقول حضرت
ضیاء الملة والدین خلد آشیان علیہ الرحمة = میں[1] چاہتا ہوں کہ خود ہندوستان جاکر وئیسرائے سے دوستانہ
ملاقات کروں تاکہ تمام دنیا کو معلوم ہو جائے کہ جس حالت میں کہ امیر افغانستان ایک خود مختار اور آزاد حکمران
خلاف معمول اپنے ملک کے باہر جاکر صرف ایک مختصر باڈی گارڈ کے ساتھ نائب و ئیسر ملکۂ
انگلستان کے ملنے لئے ہندوستان جاتا ہو تو ضرور ہے کہ ان دونوں قوموں میں نہایت اختلاط
واتفاق ہے اور ایک کو دوسرے پر کامل اعتبار و اعتماد ہو اس ذریعہ سے تمام جھوٹی افواہوں کی تردید
ہوجائے گی اور ثابت ہو جائیگا کہ مابین سلطنت انگلستان و افغانستان سچی خالص دوستی ہے۔
گورنمنٹ انگلشیہ کی عظمت اور دبدبہ زیادہ ہو جائیگا اور عام طور پر ظاہر ہو جائیگا کہ ہندوستان و
افغانستان کی حفاظت اور مضبوطی اسی پر منحصر ہو کہ دونوں میں باہم اتحاد و اتفاق رہے = الخ =

[1] تزک عبد الرحمانی جلد دوم صفحہ ۱۱۵۔

بعض حضرات کا یہ مقولہ ہو کہ شاید آیندہ نااتفاقی ہو جائے ایسے حضرات کا فلسفہ اور شاید بعینہٖ اُس ملازم کے فلسفہ اور شاید کے مطابق ہو جو کہ اپنے مریض آقا کی خدمتگذاری پر معمور تھا جنکا مکالمہ ذیل میں درج ہی

= آقا = مجھے اسوقت تکلیف ہے جاکر ڈاکٹر کو بلا لاؤ =

= ملازم = شاید ڈاکٹر اسوقت مکان پر نہوں =

= آقا = میں جانتا ہوں کہ وہ مکان پر ہیں =

= ملازم = اگر مکان پر بھی ہوں تو شاید آئیں یا نہ آئیں =

= آقا = ضرور آئیں گے =

= ملازم = شاید اُن کے پاس دوا نہو =

= آقا = اُن کے پاس دوا بھی ہے =

= ملازم = شاید دوا اثر نہ کرے =

= آقا = ضرور اثر کرے گی =

= ملازم = اور جو شاید آپ کو مرض الموت ہو =

= آقا = مرض الموت نہیں ہے =

= ملازم = آخر مرنا ہی یا نہیں جب مرنا ضرور ہی تو ہمیں فرق ہی کیا ہو دو روز پہلے مرے یا دو روز بعد تجھے اگر تھوڑی دیر کیواسطے بفرض محال ایسے حضرات کے فلسفہ اور شاید کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو ہم کہتے ہیں جب گورنمنٹ سے نہ اتفاقی ہو جائیگی تو ہمارے تعلقات بھی منقطع ہو جائینگے - اگر اسی شاید پر عمل کیا جائے تو تمام امورات دینی و دنیاوی ترک کر دینا چاہیئے کیونکہ شاید کا امکان ہر کام میں ممکن ہو - لہذا ہر پہلو سے اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنی پیاری گورنمنٹ کے معزز مہمان کے اوصاف حمیدہ اور حالات ناظرین کے سامنے پیش کئے جائیں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلد اللہ ملکہٗ

ذکر شاہ سراج الملۃ والدین اسلام

السلطان ظل اللہ فی الارض ومن اکرمہ اکرمہ اللہ ومن اھانہ اھانہ اللہ

حضرت سراج الملۃ والدین امیر المومنین خلد اللہ ملکہ واقبالہ نسلاً اعلیٰ حضرت ضیاء الملۃ والدین امیر المومنین امیر عبدالرحمٰن خان خلد آشیان رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند رشید ہیں اور حکومتاً اعلیٰ حضرت احمد شاہ درانی خلد آشیان علیہ الرحمۃ کے پوتے اور تاریخاً حضرت جلالت مآب محمود غزنوی خلد آشیان رحمۃ اللہ علیہ کے پر پوتے ہیں۔

حضرت سراج الملۃ والدین خلد اللہ ملکہ کی ولادت ۱۸۷۲ء میں ہوئی اسوقت عمر مبارک کا پینتیسواں سال ہے تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد اعلیٰ حضرت ضیاء الملۃ والدین خلد آشیان کے سایہ عاطفت میں پائی جن کی عقل و فراست کا تمام عالم کو اعتراف ہے بقول مؤلف تزک عبدالرحمانی[1] "میرے نزدیک اس امر کے ثابت کرنے میں وقت ضائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ امیر عبدالرحمٰن خان اس زمانہ کے بزرگ و لائق ترین اشخاص میں سے ہیں۔ اُن تمام مدبروں نے جو کہ اُنسے ملے ہیں یہی رائے قایم کی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ وہ عجیب و غریب و نادر کامیابی جو اُنہیں افغانستان ایسے ملک کو جو کہ اُنکے زمانہ سے پیشتر ایک ویران خطہ زمین وحشی

[1] دیباچہ مولف تزک عبدالرحمانی صفحہ ے۔

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 17 of 92

قوموں سے آباد تھا ایک منضبط اور لبستہ اسلامی سلطنت بنائی اور صنعت وحرفت و زمانہ حال کے نئی معلومات کا مرکز بنانے میں ہوئی ہے اپنی آپ نظیر ہے اور اُن کی غیر معمولی قدرتی فہم و ذکا کے ثبوت کے لئے کافی ثبوت ہے۔ الخ=۱

فی الواقع خدائے عزوجل نے حضرت ضیاء الملۃ والدین خلد آشیاں کے وجود مبارک میں دینی و دنیاوی دونوں قسم کی اعلیٰ قابلیت پیدا کی تھی اور وجود مبارک کو اس شعر کا مصداق پیدا کیا تھا۔ شعر۔

او دہر اللہ سے وصل اید ہر مخلوق کے شامل ✤ خواص اوس برزخ کبریٰ میں تھا حرف مشدد کا

اعلیٰ حضرت ضیاء الملۃ والدین خلد آشیان علیہ الرحمۃ والغفران کا مختصر حال بڑے دلچسپی ناظرین اور اسلئے ہم تحریر کرتے ہیں جس سے ذات اقدس شاہانہ حضرت سراج الملۃ والدین خلد اللہ ملکہ کی اعلیٰ قابلیت کا جو بوجہ تعلیم و تربیت خلد آشیاں حاصل ہوئے اندازہ ہو سکے۔

مختصر حال خلد آشیان

اول ہم چند اشعار ایک ولی کامل کی تصنیف سے جو اعلیٰ حضرت خلد آشیان کی توصیف و ثنا میں ارشاد فرمائے ہیں عرض کرتے ہیں۔ ؎

آمدہ سرورے از دودۂ عالی افغان ✤ قوم ابدال شرف یافتہ از قطب زمان

آن ضیا ملت دین زیب سریر کابل ✤ حامیٔ دین متین نائب سردار رسل

ظل یزدان بزمین خسروے اہل ایمان ✤ مظہر رحمت حق ماہر شرع و عرفان

اعلیٰ حضرت کی حمیت اور غیرت اسلامی کا اندازہ ترک عبدالرحمانی کے اکثر مقامات سے ہوتا ہے۔ ہم صرف ایک مقام کی عبارت بطور نمونہ تحریر کرتے ہیں جو اُسی بزرگ اور مدبر وجود مبارک کی زبان اور قلم سے نکلی ہے۔

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 18 of 92

جفاکشی[1] سے مجھے مطلق تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ مجھے اُس سے الفت ہے اور میں کبھی نہیں تھکتا اس لئے کہ مجھے کام ومحنت کا ازحد شوق ہے اسمیں شک نہیں کہ ہر شخص میں ایک نہ ایک قسم کی اولوالعزمی ہوتی ہے اور میری عالی حوصلگی یہی ہے کہ حتی الامکان مشقت و محنت کرون جسقدر کام میں کرتا ہون وہ اپنی سلطنت کے انتظام کو مکمل کرنے کی غرض سے ہے۔ یہ ذوق وشوق ومحنت خداوندتعالیٰ کی طرف سے ہے۔

میری زندگی کی بڑی آرزو اور خواہش یہی ہے کہ جس انسانی گلے کو خدانے مجھ ناچیز غلام کے سپرد کیا ہے اُس کی نگرانی وحفاظت کروں۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے۔ اِذا اراد اللہ شیٔ ھیاء ستا الخ

چونکہ خدا کو منظور تھا کہ افغانستان کو بیرونی حملوں اور اندرونی شورش سے بچائے اس لئے اُس نے اس حقیر کو ایسی ذمہ داری کا رتبہ دے کر عزت افزائی کی اور وُہی اسکا باعث ہے کہ میں رفاہ عام کے خیال میں غرق رہتا ہوں اُسی نے میرے دلمیں یہ بات ڈالی ہے کہ اہل افغانستان کی ترقی کا دل سے کوشان رہون۔ اور اُن کی بہبودی اور اُس مقدس نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے مذہب کے لئے جان تک دینے سے دریغ نہ کرون۔ الخ۔

اعلےٰحضرت خلدآشیان علیہ الرحمۃ کے بلندمرتبہ اور تقدس کے ثبوت میں اپنا واقعہ عرض کرتا ہون سنہ ۱۹۱۰ء میں اعلیٰحضرت خلدآشیان نے بندہ کو طلب فرمایا بموجب امرمبارک پابوسی کا قصد کیا۔ لیکن یا امرمین نے ایک بزرگ کی رائے اور اجازت پر منحصر رکھا جنکو میں کیا خداپرستوں کا بڑا گروہ ولی کامل اور محدث جانتا تھا۔ الغرض

---

[1] تزک عبدالرحمانی جلد دوم صفحہ ۷۶-

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 19 of 92

مذکورہ حاضر حضور ہوکر اپنا قصہ عرض کیا جس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ اس کا جواب کل
دیا جائے گا چنانچہ دوسرے روز بعد نماز فجر ارشاد فرمایا مجھو شب کو معلوم ہوا کہ تمام عالم
حضرت ضیاء الملتہ والدین کے وجود مبارک کے نور سے منور ہے جاؤ قدم بوسی حاصل کرو
خدا مبارک کرے - یہ سنکر میں خاموش ہو رہا کیونکہ اس ارشاد سے میرے قلب میں
خطرات پیدا ہوئے جن کا عرض کرنا خلاف ادب سمجھا لیکن حضرت نے خود ہی فرمایا کہ
کیا اس میں تمہیں کچھ شبہ ہے - میں نے دست بستہ عرض کیا کہ قلب میں خطرہ کا پیدا ہونا
اختیاری امر نہیں ہے میں معذور ہوں - فرمایا کچھ مضایقہ نہیں خطرہ کا اظہار کرو -
مینے حکم کی تعمیل کی اور عرض کیا کہ اعلے حضرت ضیاء الملتہ والدین نبی تو ہو نہیں سکتے -
نبوت ختم ہوگئی - اب جتنے درجہ باقی ہیں وہ سب نبوت سے کم ہیں - نبیوں کا یہ حال ہے
کہ ایک وقت اور ایک ہی زمانہ میں متعدد نبی عالم میں موجود ہوتے تھے - جب چند وجود
ہونگے تو نور اور اُن کے فیض میں تفریق ضرور ہوگی یہ تو جناب سرور عالم خاتم انبیا
حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شان ہے کہ سارے عالم اُن کے وجود مبارک
سے پر نور اور منور ہوں بموجب ارشاد جناب باری عز اسمہ وما ارسلناک الا رحمۃ
اللعالمین - اسکے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ خطرہ میرے قلب میں بھی آیا تھا لیکن غور
کرنے سے رفع ہوگیا اس لئے کہ حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے صاف ظاہر ہے کہ
ایک زمانہ ایسا آئے گا جو ایک سنت نبوی کو زندہ کرے گا - اُسکو ایک سو شہداء کرام
کا ثواب اور درجہ ملے گا یہ وہی زمانہ ہے تو اب غور کرو جس کے وجود مبارک سے ساری
شریعت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم زندہ اور جاری و نافذ ہوئی ہے اُسکے مرتبہ کی کیا انتہا
ہو سکتی ہے جسکو سوائے خدا کے کوئی نہیں جان سکتا - علاوہ ازین تفریق کے یہی

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 20 of 92

سنی ہیں جیسا کہ تم نے کہا کہ عالم میں دو وجود مقابل ہوں تو نور میں تفریق ہو مثلاً عالم میں دو آفتاب ایک وقت موجود ہوں تو ضرور نور میں تفریق ہوگی اور جب دوسرا وجود مقابل پر موجود ہی نہیں ہے تو سارے عالم میں اُسی ایک وجود کا نور ہوگا جو یکتا زمانہ ہے۔ اب غور کرو تمام عالم میں سوائے اعلیحضرت ضیاء الملۃ والدین کے کوئی اور دوسرا بھی ایسا پادشاہ اسلام موجود ہے کہ اُسکی عملداری میں احکام شریعت اسلام جاری و نافذ ہوں اور جب نہیں تو پھر خطرہ بے محل ہے۔ یہ سنکر اطمینان کامل ہوگیا۔ اعلیحضرت ضیاء الملۃ والدین خلد آشیان کی انصاف پسندی اور قلب میں خدائے عزوجل کی عظمت و ہیبت کا اندازہ اس امر سے ظاہر ہے۔

بندہ سنہ ١٩٠١ء میں بغرض پابوسی اعلیحضرت خلد آشیان حاضر حضور ہوا۔ اور عالیجناب فیض مجسم مرزا محمد حسین خان صاحب مستوفی الممالک کے دولت خانہ پر ٹھیرایا گیا۔ ایک روز اثناء گفتگو میں محمد یوسف خان صاحب برادر مستوفی صاحب نے فرمایا کہ اعلیحضرت ضیاء الملۃ والدین سے آپ کو خلق اور الطاف خسروانہ کی اندازہ ہی کا موقع ملا ہے۔ آپکو اگر غضب شاہی کے دیکھنے کا موقع ملے تو پریشان ہوجائیں خدا پناہ میں رکھے اگر دریا سامنے ہو تو خشک ہوجائے۔ شیرون کا پتہ تہلیل ہوجائے یہ ہوجائے وہ ہوجائے۔ میں خاموش سنتا رہا جب وہ بہت کچھ فرمانے لگے تو میں بھی اپنی عادت سے مجبور تھا بقول شاعر ؎

شیخ محفل میں جو رندی کبھی آئے گئے + خو سے لاچار تھے کچھ وعظ بھی فرمائے گئے
آخرالامر وہ اس طرح نکلوائے گئے + پا بدستے دگرے دست بدستے دگرے

مجھکو بھی اسکا ہزار مرتبہ تجربہ ہوا ہے اور سخت پریشانیان اُٹھانی پڑی ہیں لیکن اپنی عادت

سے باز نہیں آتا اور نہیں خیال کرتا کہ یہ عام مقولہ ہے کہ سچی بات دیوانہ کہے یا مستانہ باوجود تجربہ کے پھر بھی میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ آپ کیا فرماتے ہیں یہ صفات تو غضب الٰہی کے ہیں کہ اُس سے سمندر خشک ہو جائے دوزخ وجنت کا نام ونشان مٹ جائے آسمان پھٹ جائیں زمین دھس جائے انسان کی اس ضعیفی اور محتاجی پر جو اظہر من الشمس ہے ایسا بیان کرنا زیبا نہیں۔خان صاحب نے ترش ہو کر فرمایا۔آپ کیا جانیں جیسا میں نے عرض کیا وہ بالکل صحیح اور درست ہے۔میں نے بھی اُسی لب ولہجہ میں عرض کیا۔حضرت سمندروں اور دریاؤں کا خشک ہونا تو درکنار میں ایک پیالہ پانی بھر کر اعلےٰ حضرت کے روبرو رکھے دیتا ہوں۔اعلیٰ حضرت اپنے غضب کی تقویت کے تمام سامان یعنے توپ تفنگ فوج وغیرہ جو کچھ بھی ہو وہ سب مہیا فرمالیں اور تمام قوت غضبیہ کا خاتمہ اُس پیالہ پر فرماویں اگر غضب کے اثر سے اُس پیالہ میں سے ایک قطرہ بھی پانی کا خشک ہو جائے تو آپ میرا روسیاہ کر کے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈال کر گدھے پر سوار کرا کے سارے شہر میں گشت کرائیے گا۔اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر آپ کو بجائے میرے ایسا کرنا ہوگا۔مستوفی صاحب بھی اس گفتگو کو سُن کر تبسم فرمارہے تھے۔اُنہوں نے اس بات کو رفع دفع کر دیا۔اسکے بعد بندہ حاضر دربار ہوا دربار برخاست ہونے کے بعد ذات اقدس شاہانہ کے ہمراہ طعام میں شریک ہوا اعلےٰ حضرت خلد آشیان مسند آرائے سریر خلافت تھے بندہ اور مستوفی صاحب اور عالیجناب احمد شاہ خان صاحب ملک التجار زیر سریر شاہی اعلےٰ حضرت خلد آشیان کے طبع مبارک فطرتاً ظریفانہ واقع ہوئی تھی۔اس لئے خوش کن گفتگو بھی ہوتی جاتی تھی عالیجناب مستوفی الممالک صاحب نے موقع پاکر میرے اور اپنے بھائی کا قصہ فرمانا شروع کیا جس کو اعلیحضرت خلد آشیان نہایت غور سے سنتے

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 22 of 92

جاتے تھے اور طبع مبارک پر اُسکا اثر ہوتا جاتا تھا جب وہ ختم کر چکے تو آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ جس کی نظروں میں اور قلب میں ایک ذرہ کے برابر خدائے عزوجل کی عظمت اور ہیبت سما جاتی ہے تو پھر اُسکے قلب اور نظروں میں کیسی بھی عظیم الشان اور جلیل القدر شے ہو اُسکی عظمت اور ہیبت کا اثر نہیں ہوتا چہ جائے کہ انسان کی جو ایک مشت خاک ہو اور ایک ناپاک قطرہ سے بنایا گیا ہے۔

اعلیٰ حضرت خلد آشیاں کا قیافہ ایسا درست اور صحیح ہوتا تھا کہ لوگوں کو خرقہ عادات کے شبہ میں ڈال دیتا تھا چنانچہ مجھ کو خود اسکا تجربہ ہوا ہے بندہ اعلیٰ حضرت خلد آشیان علیہ الرحمۃ والغفران سے اُردو میں عرض کیا کرتا تھا اور اعلیٰ حضرت شاہ اسلام فارسی میں ارشاد فرمایا کرتے تھے اسلئے میں یہ اندازہ نہیں کر سکتا تھا کہ حضور والا کی قابلیت اُردو زبان میں کیسی ہے اس وجہ سے اگر کوئی ضروری بات ہوتی تھی تو میں فارسی میں تحریر کراکر حضور میں پیش کر دیا کرتا تھا۔ ایک روز میں یہ تحریر کراکر لیگیا کہ افغانستان سے بغرض تعلیم صنعت و حرفت کچھ لوگ یورپ بھیجے چاہییں اعلیٰ حضرت خلد آشیان نے کمال شفقت خسروانہ سے اس احقر کو سریر مبارک کے روبرو قالین پر بیٹھنے کا فخر بخشا تھا چنانچہ میں اپنی جگہ مقررہ پر باادب حاضر تھا اعلیٰ حضرت اہل دربار سے کچھ ارشاد فرما رہے تھے بعد سکوت مینے موقع پاکر جیب سے لفافہ نکالا۔ اعلیٰ حضرت نے اُسے دیکھا لیکن پھر کسی کام میں مصروف ہو گئے میں نے اُسے جیب میں رکھ لیا اُس کام سے فارغ ہوکر میری طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا کہ اگر کسی ہندوستانی کا یہ خیال ہو کہ افغانستان سے کچھ لوگ بغرض تعلیم صنعت و حرفت یورپ بھیجے جائیں۔ اُس کا یہ خیال ہندوستان کے باشندوں کے واسطے تو مناسب ہے لیکن اہل افغانستان کے واسطے درست نہیں ہے اس لئے کہ ہندوستان ایک آزاد ملک ہو اور افغانستان

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 23 of 92

میں احکام شریعت اسلام جاری ہیں یہاں کوئی شراب نہیں پی سکتا کوئی زنا وغیرہ نہیں
کرسکتا اس لئے اگر یہاں کا آدمی آزاد ملک میں جائے گا تو اُسکے خراب و برباد ہونے کا
اندیشہ ہے جب انسان کسی مذہب کا پابند نہیں رہتا اور آزاد مشرب ہوجاتا ہے تو اُسکے
اخلاق و عادات خراب ہوجاتے ہیں اسلئے اہل یورپ کا بغرض مذکورہ افغانستان میں آنا
بہتر ہے۔ میں یہ سنکر نہایت متحیر ہوا کہ اعلیٰ حضرت کو لفافہ کے اندر کا حال کیونکر معلوم
ہوگیا مجھ کو متحیر دیکھکر ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک ولی اور عقلمند آدمی میں صرف اتنا فرق ہے
جیسا ٹیلی فون اور تار میں یعنے ٹیلی فون میں انسان کو عقل و غور کی زیادہ ضرورت نہیں ہے،
جیسا کسی نے کہا آواز آگیا لیکن تار میں عقل و غور اور علم کی ضرورت ہے یعنے اُسکے اصطلاحات
کا معلوم ہونا کھٹکا صحیح معلوم کرنا اسی طرح ولی کو بذریعہ الہام وغیرہ معلوم ہوجاتا ہے کہ آئندہ
ایسا ہوگا یا ایسا ہوا عقلمند زمانہ کے حالات و رفتار سے معلوم کرلیتا ہے کہ آئندہ ایسا ہوگا۔
ان تمام مذکورہ بالا امور سے ظاہر ہے کہ جب ایسے عقلمند و مدبر و بزرگ شاہ اسلام کے زیر
نگرانی وہ حصہ عمر کا گذرا ہو جو تعلیم کے واسطے مخصوص ہے تو اُن تمام خوبیوں کا جو اعلیٰ حضرت
خلد آشیان کے وجود مبارک میں قدرت نے پیدا کی تھیں حضرت سراج الملۃ والدین خلد اللہ
ملکہ کے وجود مبارک میں ہونا ضروری امر ہے کیونکہ طبیعت انسانی کا خاصہ ہے کہ جو عادتیں
یہ بضرورت اختیار کرتا ہے وہ رفتہ رفتہ اس کی طبیعت ثانیہ ہوجاتی ہیں۔ بقول حضرت
سعدی رحمۃ اللہ علیہ ؎

گلے خوشبوئے در حمام روزے ✤ رسید از دست محبوبے بدستم ✤ بدو گفتم کہ مشکے یا
عبیری ✤ کہ از بوئے دلاویز تو مستم ✤ بگفتا من گلِ ناچیز بودم ✤ و لیکن مدتے با گل
نشستم ✤ کمال ہمنشین در من اثر کرد ✤ وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم ✤

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 24 of 92

حضرت سراج الملۃ والدین خلد اللہ ملکہ کی عمر مبارک کا وہ تمام حصہ یعنے تیس ۳۰ سال جو ہندوستانی عقلاؤں کے نزدیک تعلیم کا انتہائی زمانہ ہے زیر سایۂ زیر نگرانی اعلے حضرت خلد آشیان گذرا ہے۔ دانشمندان ہند کے خیال میں تیس سال کے بعد انسان کے عادات واطوار میں تغیر وتبدل نہایت دشوار بلکہ ناممکن ہے۔ وہ کہتے ہیں بیس ۲۰ پچیس ۲۵ ۔ تیس ۳۰ برس کے اندر پوت ۔ کپوت ۔ سپوت ۔ بے سو بہئے ۔ یعنی انسان جو خصلتیں بُری یا بھلی اختیار کرتا ہے وہ تیس برس کے اندر اُس کی طبیعت ثانیہ ہو جاتی ہیں جنکا تبدل ناممکن بقول شخصے ۔

جبل گردد جبلت نگردد۔ اعلیٰ حضرت خلد آشیان نے عنان حکومت اپنی زندگی میں حضرت سراج الملۃ والدین خلد اللہ ملکہ کے سپرد کردی تھی چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں حبیب اللہ علے خان میرے سب سے بڑے لڑکے کو وہ تمام کام کرنے پڑتے ہیں جو کہ میں خود بسابق امیران افغانستان کیا کرتے تھے صرف چند نئے محکمے و رشتے اُنکے سپرد نہیں ہیں جیسا کہ صیغہ خارجیہ جس کا انتظام میں نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے حبیب اللہ خان کا دستور العمل یہ ہے۔ دس بجے صبح دربار کرتے ہیں اور چار پانچ بجے سہ پہر کو اُسے برخاست کرتے ہیں بروز دوشنبہ و پنجشنبہ اُنکے دربار کے سکرٹری تمام درخواستیں و خطوط جو بذریعہ ڈاک یا قاصد۔ ہرات ۔ قندہار بلخ ۔ غزنی ۔ جلال آباد ۔ ہندوستان و دیگر مقامات سے موصول ہون اُنہیں پڑھ کر سناتے ہیں مختلف محکموں کے روزانہ اخراجات کے احکام بنام خزانہ جاری کئے جاتے ہیں ۔ اور گورنروں و فوجی و ملکی اہلکاروں و ہتممان کارخانجات و میگزین و محکمہ عمارات وغیرہ کی رپورٹوں پر احکام صادر کئے جاتے اور حکام متعلقہ کے پاس بھیجے جاتے ہیں ۔ یہی سکرٹری درخواستوں کے جوابات و دیگر کاغذات وغیرہ پر اُن سے مہر و دستخط کراتے ہیں

ے تزک عبدالرحمانی جلد دوم صفحہ ۹ ۔

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 25 of 92

پھر بذریعہ ڈاک اُن کو روانہ کرتے ہیں۔ اس سب کے ختم ہونے کے بعد وقت آرام تک اور جو کچھ کام آجائے اُسے انجام کرتے ہیں اور صرف اسپ سواری اور ہواخوری کے لئے تھوڑا وقت نکال لیتے ہیں۔

سونے سے پہلے وہ میرے دربار میں چند منٹ کے لئے آتے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو صبح کے وقت بھی جبکہ میں بیدار ہوؤں شنبہ کے روز وہ فوجی دربار کرتے ہیں جس میں تمام فوجی افسروں کے ساتھ کہانہ کہاتے ہیں۔ فوج کے لئے تازہ سپاہی وُہی مقرر کرتے ہیں۔ اور تمام فوجی معاملات اُن کے متعلق ہیں۔ فوجی جرایم و تنازعات وغیرکا تصفیہ بھی اُنکے سپرد ہے چہارشنبہ کو ملکی حکام موجودہ کابل کا دربار ہوتا ہے اور جو مقدمات ملکی اُسوقت پیش ہوں اُنہیں طے کرتے ہین۔ بروز شنبہ مقدمات فوجداری فیصل کرتے ہیں۔ اور مجرموں کو سزا قید دیتے یا رہا کرتے ہیں اُسی روز کوتوال بھی مقدمات پیش کرے یا کسی اور ذریعہ سے آئیں۔ اور اپیلیں وغیرہ بھی سنتے ہیں۔

اتوار کے دن تمام کارخانجات وکابل کے مختلف میگزینون کا معاینہ کرتے ہیں کاریگرون کی درخواستیں سنتے ہیں اور اُن کی لیاقت کے مطابق اُنہیں ترقی پنشن۔ رخصت وغیرہ دیتے ہیں۔ جمعہ یوم الراحت ہے جسے یا تو وہ میرے ساتھ گذارتے ہیں یا شکار میں جمعہ کی نماز مسجد میں پڑھتے ہیں اور اپنی ماؤں و خویش و اقارب سے ملتے ہیں۔ الخ۔

لیکن باضابطہ تخت نشین اعلی حضرت ضیاء الملۃ والدین کی وفات کے بعد ہوئی۔

وفات حسرت آیات شاہ اسلام نے تمام عالم کے مسلمانون کے قلوب کو ہلا دیا۔ گورنمنٹ عالیہ برٹانیہ کے تمام قلمرو میں جھنڈے نصف سرنگوں کر دئے گئے مسلمانان عالم کے صدمہ اور گورنمنٹ عالیہ کے رنج کا بدل خداوند عالم نے اعلیٰ حضرت سراج الملۃ

والدین امیر المؤمنین خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و اقبالہ کو زیب سریر دولت خداداد افغانستان فرما کر دیا ❖

اشعار دعایہ

یا خدا جب تک کہ یہ عالم رہے ❖ آدمی کے دم میں جب تک دم رہے
خلق میں جب تک بہے آب روان ❖ اور جب تک گریہ شبنم رہے
ہو ترقی دولت داد خدا ❖ شاہ اوس کا شاد اور خرم رہے
بڑھتے بڑھتے ماہ کامل ہو سراج ❖ دنگ جس کو دیکھ کر عالم رہے
حُب نصر اللہ نائب سلطنت ❖ شاہ کے دل میں صدا قایم رہے
نور چشم شاہ معین السلطنت ❖ جگمگاتا خلق میں دایم رہے

باضابطہ تخت نشینی

اعلیٰ حضرت سراج الملۃ والدین خلد اللہ ملکہ یکم اکتوبر ۱۹۰۱ء کو سریر آرای دولت خداداد افغانستان ہوئے اور مارچ ۱۹۰۲ء میں باضابطہ تخت نشینی کو تمام افغانی سرداروں اور عالموں اور گورنمنٹ آف انڈیا نے تسلیم کر لیا۔ عنان حکومت دست مبارک میں لینے کے بعد ۱۹۰۲ء میں اپنا ولی عہد اور نائب السلطنت ایسے شخص کو کیا کہ جس کی پیشانی کا چمکتا ہوا نور ہر دیکھنے والے کو بتا دیتا ہے کہ یہ شخص صفات ملکوتی رکھتا ہے جس کا وجود مبارک دولت خداداد افغانستان اور اسلام کے واسطے رحمت الٰہی ہے اور یہ جناب خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس صفت سے مستفیض اور اُس کا مظہر ہے جس کی بابت جناب باری عز اسمہ ارشاد فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ نائب السلطنت کے وجود مبارک سے اعلیٰ حضرت سراج الملۃ

والدین خلد اللہ ملکہ اور تمام اہل افغانستان کو قلبی محبت ہے انہیں پر منحصر نہیں بلکہ ہر مسافر اور اُس شخص کو جو ایک مرتبہ بھی پابوسی حاصل کر لیتا ہے وجود مبارک سے قلبی تعلق پیدا ہوجاتا ہے آپکا نام مبارک نصراللہ خان ہے۔ ؎

زبان پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا + کہ میری نطق نے بوسہ میری زبان کے لئے

نائب السلطنت صاحب اعلیٰ حضرت سراج الملۃ والدین خلد اللہ ملکہ کے برادر خوردمیں اور شہزادہ عنایت اللہ خان معین السلطنت فرزند اکبر اعلیٰ حضرت نائب السلطنت صاحب کے ولی عہد ہیں جن کے خلق اور قابلیت کا تجربہ اور پابوسی کا شرف تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اہل ہندوستان کو حاصل ہو چکا ہے۔

صفات ذات شاہانہ

اعلیٰ حضرت سراج الملۃ والدین امیر المومنین خلد اللہ ملکہ واقبالہ اول درجہ کے شجاع اور نہایت رحم دل و منصف مزاج و خندہ پیشانی اور خلیق اور بیدار مغز اور مستعد ہیں۔ ہر ایک صفت کے ثبوت میں ایک ایک واقعہ بطور نمونہ عرض کیا جاتا ہے۔

شجاعت

بمقام جلال آباد اتفاقاً بندوق کا فیر کرتے وقت اُس کے شق ہوجانے سے انگشتان مبارک میں صدمہ پہونچا جس کی قطع بُرید کی نوبت آئی۔ حضور ویسرائے بہادر سابق نے جو ڈاکٹر برائے علاج روانہ فرمایا تھا اُس نے عمل جراحی کے وقت بیہوش کرنا چاہا جسکو ایسا کرنے سے منع فرمایا اور دستِ مبارک اُنکی طرف بڑھاکر فرمایا کہ اپنا کام شروع کرو۔ اور دوسرے ہاتھ میں اخبار لیکر ملاحظہ فرمانا شروع کیا۔ عالیجناب مرزا عبدالرشید خان صاحب نے دست مبارک جسپر عمل جراحی کرنا مقصود تھا تھام لیا۔ عمل کے شروع ہونے پر

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 28 of 92

مرزا صاحب کا ہاتھ کانپنے لگا۔ اعلیٰ حضرت نے مسکرا کر فرمایا مرزا کیا ہے مرزا صاحب کے آنسو نکل آئے اور معذور سمجھکر ہٹا دیئے گئے۔ ڈاکٹر نے ہر دو انگشتان مبارک کو جنہیں صدمہ پہونچا تھا قطع کیا اور نہایت سہولیت اور اطمینان کے ساتھ اپنا کام انجام دیا۔ اس تمام عرصہ میں اعلیٰ حضرت اخبار ملاحظہ فرماتے رہے نہ جبین مبارک پر چین آئی نہ دوسرے ہاتھ پر کسی قسم کا اثر پڑا نہ خیال پر اسکا اثر ہوا۔ ڈاکٹر نے یہ شجاعت و استقلال دیکھ کر فرمایا کہ میری نظر سے ایسا بہادر شخص نہیں گذرا انگلیان قطع کی جائیں اور اُسکا اثر خیال تک پر نہ ہو ٭

رحم دلی

اگست سنہ ۱۹۰۶ء میں اعلیٰ حضرت شکار کو تشریف لے گئے دوربین سے جنگل کا ملاحظہ فرماتے وقت نظر کیمیا اثر ایک ٹوٹے سے جھونپڑہ پر گئی جسمیں ایک مرد ضعیف گھٹی کاٹ رہا تھا اُسکے پاس خود تشریف لیجاکر کمال شفقت خسروانہ سے دریافت فرمایا کہ تم اس ضعیفی میں کیون اسقدر مشقت کرتے ہو کیا کوئی وارث نہیں ہے اُس نے دست بستہ عرض کیا کہ صرف ایک لڑکا ہے وہ شاہی فوجی خدمت انجام دیتا ہے۔ اعلیٰ حضرت اپنی فرودگاہ پر اُسے لے آئے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کیا اور اُس کے فرزند کو طلب فرما کر ضعیف کی خدمت پر معمور کیا اور دو ہزار روپیہ نقد مرحمت فرمائے۔

انصاف

اسکے ثبوت میں کسی واقعہ کے درج کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ایسے واقعات پیش

سلہ اس زمانہ میں بندہ کابل میں موجود تھا۔ اول یہ قصہ عزیز القدر عبد الکریم خان پسر عالیجاہ عبد الغفور خان مرحوم نبیرہ عالی جناب حبیب اللہ خان مستوفی الممالک مرحوم نے مجھ سے فرمایا۔ اس کے بعد اکثر اشخاص سے اسکی تصدیق ہوئی۔

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 29 of 92

آتے رہتے ہیں جن کی تعداد ہزار ہا کی ہے ۔ میں حرف اسکا قاعدہ درج کرتا ہوں کہ مظلوم کی فریاد اعلحضرت کے گوش مبارک تک کیونکر پہونچتی ہے ناظرین کو اس سے بین طور پر ظاہر ہو جائے گا کہ ایسا قاعدہ مقرر کرنا ہے منصف مزاج بادشاہ کا کام ہے اور نیز اس قاعدہ کے معلوم ہونے سے اہل ہندوستان کو یہ بھی فائدہ پہونچے گا کہ بعض اہل کاروں نے دولت خداداد افغانستان کی عام طور پر جو مشہور کر رکھا ہے اور لوگوں کا اُسکا یقین ہوگیا ہے ۔ کہ ہندوستان سے کوئی خط یا کسی کی شکایت وغیرہ کی درخواست بغیر اُن کی توسل کے اعلیحضرت تک نہیں پہونچ سکتی ۔ ڈاک خانہ پشاور سے ایسے خطوط یا تو چاک کر دئیے جاتے ہیں یا اُن کے ملاحظہ کے واسطے بھیج دیئے جاتے ہیں وہ اُنکو ملاحظہ کرنے کے بعد یا تو چاک کر دیتے ہیں یا اعلیحضرت کے حضور میں روانہ کر دیتے ہیں غرض جیسا اُنکے نزدیک مناسب معلوم ہوتا ہے وہ کرتے ہیں ۔ یہ محض غلط اور فضول ہے کسی کی مجال نہیں ہے کہ اعلیحضرت کے نام کا خط یا درخواست کوئی اہل کار کھول سکے ۔ اسکا یقین کرنا ایسا ہے جیسا کہ بعض حضرات حضرت جبریل علیہ السلام کے نام خط لکھ دیتے ہیں کہ میت حاملہ خط ہذا کو بموجب خط ناپ کر جنت میں زمین دے دیجئے گا ۔

ہم نہایت ادب سے اُن ظلم رسیدہ حضرات کو جو ایسے اہلکاروں کے پنجۂ ظلم میں گرفتار ہوئے ہوں یا اِس وقت یا کبھی آیندہ ہوں مشورہ دیتے ہیں کہ بقاعدہ ذیل مقررہ دولت خداداد افغانستان وہ اپنی چارہ جوئی کریں ۔

قاعدہ

ایک اشتہار اعلیحضرت کی جانب سے اہل افغانستان اور دیگر ممالک کے لوگوں کو اطلاع دہی کی غرض سے شائع کیا گیا ہے کہ اگر اُن کو کسی ایسے شخص سے جو دولت خداداد افغانستان

کی رعیت یا اُس کا ملازم یا اجنٹ ہو کوئی نقصان پہونچے تو اُس کی اطلاع بغرض انصاف
بقاعدہ مندرجہ اشتہار اعلےٰ حضرت کو کرسکے۔ اس اشتہار کا نام عریضہ خریداری ہے
اور یہ سرکاری طور پر شل اسٹامپ بقیمت ایک عباسی یعنے نصف روپیہ کابلی کو جو برابر
چار آنہ دولت العالیہ برتانیہ ملتا ہے۔ ایک طرف اس اشتہار کے تمام قواعد وضوابط
لکھنے اور اُسکے ارسال کرنے کی اور اُسکے جواب کی انتہائی مدت اور قیمت ٹکٹ جو
درخواست پر چسپان کرنا چاہئیے۔ وغیرہ درج ہیں اسی اشتہار کی پشت پر سایل کو اپنی
درخواست تحریر کرکے دس روپیہ کابلی کا ٹکٹ چسپان کرکے خاص اعلیٰ حضرت کے یا نایب السلطنت
صاحب کے یا معین السلطنت صاحب کے حضور میں ارسال کرنا چاہئیے صرف یہ تین مقام مذکورہ
اسکے واسطے مقرر ہیں۔ درخواست رجسٹر پر چڑھکر نمبروار اعلےٰ حضرت کے خاص حضور میں
پیش ہوتی ہے اور اُسکا معقول اور مدلل جواب اعلیٰ حضرت کا خاص دستخطی اور لکھایا ہوا
تاریخ ارسال درخواست سے چالیس یوم کے اندر سایل کو دیا جاتا ہے۔ اگر بیرونجات سے
درخواست ارسال کی جائے تو محصول ڈاک سایل کے ذمہ ہے اگر سائل نے اپنا دعویٰ
ثابت کردیا تو علاوہ اُس سزا کے جو اُس جُرم میں ملزم کو برداشت کرنی ہوگی ٹکٹ درخواست
وغیرہ خرچ بھی ملزم سائل کو ادا کردیگا۔

خندہ پیشانی

شہنشاہ مبارک کے چہرہ کی بشاشت اور خندہ پیشانی اس طرح ظاہر ہے جیسے آفتاب سے نور
علاوہ ازین جولائی سنہ ۱۹۰۶ء میں مجھکو خود اعلیٰ حضرت کے دربار میں پیش ہونے کا موقع ملا۔
دربار کی شان وشوکت سرداران افغانستان کی زرق برق وردیان اور اُنکی شاندار
اور پُر وجاہت صورتیں ننگی تلواروں کی چمک دمک ایسی چیزین ہیں کہ اعلےٰ درجہ کے بہادر

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 31 of 92

کے قلب پر بھی اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ وہ پیش ہونے سے پہلے متردد ہوتا ہے کہ دیکھئے کیا پیش آتا ہے اعلیٰ حضرت کیا پوچھتے ہیں اور اپنی زبان سے کیا نکلتا ہے۔ خدا جانے وہ کیا پوچھیں زبان اپنی سے کیا نکلے۔ لیکن اعلیٰ حضرت کے وجود مبارک پر نظر پڑتے ہی وہ بشاش صورت خندہ پیشانی ان خیالات خوف کو ایسی دور کر دیتی ہے جیسے نور ظلمت کو اور خوشی رنج و غم کو۔

خُلق

یہ عام طور پر مشہور ہے کہ اعلیٰ حضرت نہایت خلیق ہیں غور کرنے سے یہ امر صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ خلق صفات صالحہ کو کہتے ہیں اور یہ ظاہر امر ہے افعال اختیاری تابع صفات ہیں۔ جیسے انسان میں صفت ہوتی ہے ویسے افعال سرزد ہوتے ہیں مثلاً اگر سخاوت ہے تو داد و دہش کی نوبت آئے گی شجاعت ہے تو معرکہ آرائی اور بزدلی ہے تو پسپائی ظہور میں آئیگی علیٰ ہذا القیاس تو جب تعلیم و تربیت کا یہ حال ہو کہ تمام عمدہ عادتیں طبیعت ثانیہ ہو گئی ہوں۔ جیسا کہ ہم ثابت اور بیان کر آئے ہیں تو ظاہر ہے کہ اعلیٰ حضرت کا خلیق ہونا لازمی امر ہے۔ مجھکو اسکا تجربہ ہوا ہے جب میں اول مرتبہ حضور اقدس میں پیش ہوا اسلام مسنون عرض کیا تو نہایت الطاف خسروانہ سے پیارے لہجہ میں اُسکے جواب ہی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ نہایت خلق سے مزاج پُرسی فرماکر ارشاد فرمایا کہ تم میرے عزیز ہو میرے دوست ہو میرے مہمان ہو۔ مجھ کو ہندوستانیوں کو دیکھکر مسرت ہوتی ہے۔

بیدار مغزی

غالباً گذشتہ حالات پڑھکر ناظرین کو خود معلوم ہو گیا ہو گا کہ ایسے جامع کمال ذی علم وجود مبارک کے بیدار مغز ہونے کے کیا معنے تمام گذشتہ واقعات اور نظام سلطنت و

دولت خداداد افغانستان جیسیں کالج وشفاخانہ اور سڑکوں کا انتظام راہ میں اعلیٰ درجہ کی سراؤں کا تعمیر کرنا ہر قسم کے کارخانجات کے روز افزوں ترقی یہ تمام ثبوت بیدار مغزی کا ہے حضور ہز ایکسلنسی رائٹ انریبل گلبرٹ جان الیسٹ بری کنینین مونٹل ارل آف منٹو ویسرائے کشور ہند بہادر دام اقبالہ نے بھی بمقام پشاور اعلیٰحضرت کے بیدار مغزی کی تعریف کی۔ جو درج اخبارات ہو چکی ہے۔

مستعدی

اعلیٰحضرت شب و روز میں بہت کم آرام فرماتے ہیں سلطنت کے ضروری کاموں میں و انتظام میں مصروف رہتے ہیں۔ کبھی کسی حالت میں نماز قضا نہیں فرماتے۔ عالیجناب مرزا عبدالرشید خان صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ ہر وقت اور ہر حالت میں اعلیٰحضرت کے ہمرکاب رہتا ہوں۔ میں نے اپنی عمر میں نہیں دیکھا کہ اعلیٰحضرت نے کبھی نماز قضا کی ہو۔ یہانتک کہ ایک مرتبہ ایسے علیل ہوئے کہ حس و حرکت کی قوت باقی نہیں رہی۔ ایسی حالت میں بھی نماز قضا نہیں کی نہ کبھی روزہ ترک فرماتے ہیں۔ بغیر اشد ضرورت کے تمام احکام خداوندی نہایت مستعدی سے ادا فرماتے ہیں۔ کیسا ہی سخت سفر پیش آئے وجود مبارک پر تکان کا اثر نہیں ہوتا چنانچہ ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء میں جب میں کابل پہونچا تو اعلیٰحضرت جبل سراج تشریف لیگئے تھے۔ ایک روز میں عالیجناب خلق مجسم قابل فخر افغانستان کرنل حبیب اللہ[۱] خان افغان

[۱] خان صاحب موصوف نہایت قابل اصلایق اور ہمہ دان شخص ہیں۔ آپ کو ترکی عربی پشتو۔ فارسی اور انگریزی وغیرہ زبانوں پر ایسی قدرت ہے جیسی اپنی مادری زبان فارسی پر۔ آپ سلطان المعظم کے یہاں پچیس سال بعہدہ سپرنٹنڈنٹ پولیس بمقام شام معمور رہ چکے ہیں۔ اب اعلیٰحضرت نے اپنی خدمت میں طلب فرمالیا ہے۔ آپ نہایت خلیق بامروت مسافر نواز اور بزرگ شخص ہیں۔ اور سچ تو یوں ہے کہ ایسے ہی شخص دولت کے فخر اور نیک نامی کا باعث ہوتے ہیں۔

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 33 of 92

نائب عسعس کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک غلام بچہ کرنل صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ کل اعلیٰ حضرت جمعہ کی نماز دار السلطنت کابل میں ادا فرماویں گے لیکن اُسی روز یعنے جمعرات کی شام کو تمام شہر کابل توپوں کی آواز کی گرج سے گونج اُٹھا دریافت سے تحقیق ہوا کہ اعلیٰ حضرت پچیس میل کا سفر بسواری اسپ طے فرماکر داخل دار السلطنت کابل ہوئے۔ اس سے زیادہ کیا مستعدی ہوسکتی ہے۔

خداوند عالم اعلیٰ حضرت کے وجود مبارک کو اہل اسلام کے سر پر قائم رکھے۔ اور تمام آفات ارضی و سماوی اور اُن حضرات کے اثر سے محفوظ فرمائے۔ جو ایسے مقدس وجود کو جو کروڑہا بندگان خدا کی حفاظت کی غرض سے پیدا کیا گیا ہے لہو اور لعب میں مصروف کرنا چاہیں۔

ع زندہ ماند ہر کہ نہ جوید فلاح او ٭

دربار کے مختصر حالات

اعلیٰ حضرت اکثر روزانہ دربار باغ ارک میں فرماتے ہیں یہ باغ شہر کے کنارہ پر متصل قلعہ ارک کے واقع ہے اسکے درمیان میں نہر ہے اس کی سرسبزی اور شادابی کی نسبت اتنا کہنا کافی ہے

وہ تراوٹ کا اثر ہے کہ دم سیر چمن ٭ پانی دینے لگے یوسف کا یہاں چاہ ذقن

ہفتہ وار فوجی دربار سلام خانہ میں ہوتا ہے۔ روزانہ دربار کا یہ قاعدہ ہے۔ دروازہ باغ سے شروع ہوکر تخت[1] شاہی تک دو رویہ فوجی سپاہی زرق برق وردیاں پہنے کھڑے رہتے ہیں۔ پیش ہونے والے کو ایشک[2] آقاصی ملکی یا فوجی یا اور کوئی ایشک آقاصی جیسا کہ پیش ہونے والا

---

[1] تخت شاہی توسی شکل میں مثل رُس کھلی اور کشادہ جگہ گی ہے جو دربار دہلی سنہ ۱۹۰۳ء میں تیار کی گئی تھی برائے دربار

[2] ایشک آقاصی کے معنے ترک عبد الرحمانی میں میرعرض بیان کئے ہیں۔ اور غیاث اللغات میں دار وغہ دیوانخانہ لیکن غیاث نے ظاہر کردیا ہے کہ یہ لغت نہیں ہے۔ بلکہ مصطلحات میں سے ہے اور دو لفظوں سے مرکب ہے۔ ایک ایشک جس کے معنے فضائی دروازہ ہیں اور دوسرا آقاصی جس کے معنے سردار کے ہیں۔

کے مناسب حال ہو۔مہمان خانہ سے اپنے ہمراہ لے جاتا ہے۔مہمان خانہ میں متعدد ہال ہیں۔اور مہمان کی آسایش وآرام کے واسطے ہر شے مہیا رہتی ہے اسی جگہ ایشک آقاصی آداب شاہی کی تعلیم دیتا ہے جو یہ ہیں۔اعلیٰحضرت امیر المومنین کے روبرو ادب سے جانا چاہیئے۔ اور قریب پہونچکر قلب پر ہاتھ رکھ کر بغیر سر وگردن خم کئے سلام وعلیکم یا امیر المومنین عرض کرنا چاہیئے۔کیونکہ سر خدائے عزوجل کے حضور میں خم کیا جاتا ہے۔

امیر المومنین اُس ذات اقدس کے بندگان میں سے ہیں۔گفتگو صاف اور بلا تصنع ہو کوئی لفظ مثل خداوند وغیرہ کے خلاف شریعت اسلام نہ ہو بلکہ سلیس صرف اسقدر ادب کے ساتھ جیسے اپنے کسی بزرگ خاندان سے کی جاتی ہے۔اگر اعلیٰحضرت نشست کیواسطے ارشاد فرمائیں تو کرسی پر جو اسی غرض سے زیر سریر مبارک بچھی ہوئی ہیں بیٹھ جانا چاہیئے۔ ورنہ کھڑے رہنا چاہیئے بلا ہاتھ باندھے ہوئے۔غرض کوئی امر ایسا نہو جو مشابہ ہو جائے اُس ادب کی جو مخصوص ہے۔خدائے عزوجل احکم الحاکمین ومالک الملک لاشریک لہٗ کے واسطے۔ اس کے بعد اگر پیش ہونے والا کچھ سامان نظر کے واسطے لایا ہے تو غلام بچے اُس کو پیش ہونے والے کے ہمراہ لے چلتے ہیں ورنہ صرف ایشک آقاصی اسی کو دربار میں لے جاکر حضور میں پیش کرتا ہے۔اعلیٰحضرت زیب سریر خلافت ہوتے ہیں۔جو قوسی شکل کا بنا ہوا قدِ آدم بلند ہے جس کی سقف صرف ستونوں پر قایم ہے اور ہر چہار طرف سے کشادہ ہے۔سقف وستون وغیرہ سنہری کام سے مغرق ہیں۔

اعلیٰحضرت کرسی پر دربار فرماتے ہیں۔ایک خوشنما سنہری میز معہ ضروری سامان کے روبرو ہوتی ہے۔ایک غلام بچہ پشت مبارک کی جانب سے چوکری یا مورچھل جو کچھ اُس خوشنما شے کا نام رکھا جائے جو اعلےٰ درجہ کے خوشنما جانوروں کے پروں سے

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 35 of 92

بنی ہوتی ہے جھلمار ہتا ہے۔ تخت مبارک کے دونوں بازوٗں اور پشت کا افسران فوجی وغلام بچہ زرق برق وردیان زیب تن کئے ہوئے حلقہ کئے رہتے ہیں۔ جو دور سے دیکھنے والے کو بقول شاعر یہ معلوم ہوتا ہے ؎

ماہ کا ہالہ ہیں ہوتا ہے چکورون کو یقین + کبھی انگڑائی جو وہ رشک قمر لیتا ہے

ہفتہ وار دربار سلام خانہ میں ہوتا ہے جو ایک نہایت خوشنما قدیم مغلیہ خاندان کی طرز کی عمارت کے مشابہ ہے۔ اسکا درمیانی ہال یعنے کمرہ اسقدر وسیع ہے جسمیں پندرہ سو کرسیاں آجاتی ہیں۔ اس ہال کے صدر مقام پر وہی عمارت تخت خانہ مذکورہ بالا مختصر پیمانہ پر بنی ہوئی ہے جس پر شاہی کرسی ہوتی ہے باقی سریر مبارک سے قریب چھ فٹ کے فاصلہ چھوڑکر اراکین سلطنت وافسران فوج وحکام ملکی ومنصب داران وغیرہ کی درجہ بدرجہ سیدھی قطار میں کرسیاں ہوتی ہیں۔ سلام خانہ کا باڈی گارڈ شاہی اور دیگر فوجی پلٹن کے سپاہی زرق برق وردیاں پہنے برہنہ تلواریں لئے احاطہ کئے رہتے ہیں۔ صحن سلام خانہ میں فوجی باجہ بجتا رہتا ہے۔ جس قدر فوج یا جن لوگوں کا ملاحظہ فرمانا منظور ہوتا ہے اُن کو بقاعدہ فوجی ایک دروازہ سے لیجاکر نظر کیمیا اثر کے روبرو ہوتے ہوئے نائب السلطنت حبیب یا معین السلطنت صاحب دوسرے دروازہ سے واپس لاتے ہیں۔

نائب السلطنت صاحب زاد اللہ شوکتہ وحشمتہ واقبالہٗ اس موقع پر بجائے اُس اپنے مقدس لباس عبا قبا کے فوجی وردی جس کی چمک دمک نظر کو خیرہ کرتی ہے زیب تن فرمائے ہوئے ہوتے ہیں۔ سلام خانہ کے جنگلے کے باہر خلقت کا ہجوم ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ جب ہولیتا ہے تب قاپچی کھانہ لاتے ہیں۔ اور وہ تمام اراکین سلطنت وافسران فوجی وغیرہ جو ہال کے اندر ہوتے ہیں اعلےٰحضرت کے ہمراہ شریک طعام ہوکر سرفرازی حاصل

Kâbol, capitale
(25-30)
en urdu, hélas!
Seulement
Bâgh-e Bâbur
est décrit en
détail (28-30)

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 38 of 92

کرتے ہیں۔

اس موقعہ پر میری طبیعت پر ایک خاص اثر ہوا۔ حضرت ضیاء الملۃ والدین خلد آشیان کی شبیہ مبارک آنکھوں کے سامنے آگئی۔ اور وہ تمام عنایات خسروانہ یعنے اپنے ہمراہ چند مرتبہ کھانہ میں شریک فرمانا خاص الش اپنے دست مبارک سے مرحمت فرمانا یاد آکر طبیعت بھر آئے۔ اور ایک خاص کشش محسوس ہوئی جو مزار مبارک پہنچ کر لے گئی۔

رشتہ در گردنم افگندہ دوست ﷺ می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

اس لئے اس کے بعد کے واقعات میں نہیں بیان کرسکتا۔ غالباً اس کے بعد دربار برخاست ہوجاتا ہے۔

مختصر حالات کابل دار السلطنت افغانستان

شہر کابل کی آبادی اور وسعت مثل دہلی کی ہے اکثر بازار پٹے ہوئے ہیں یعنے اُن کی سقف ہی مثل اون بازاروں کے جیسے مکہ معظمہ اور جدہ شریف کے ہیں فرق صرف مقصد کا ہے۔ یہاں سردے اور برف کی غرض سے ایسا کیا گیا ہے۔ اور وہاں گرمی اور تمازت آفتاب کی غرض سے۔ بازاروں میں خلقت کی ہجوم کی وجہ سے چلنا دشوار ہوتا ہے۔ سردے و انگور۔ سیب وغیرہ میوہ جات کے ڈھیر لگے رہتے ہیں۔ علی درجہ سردے کا نرخ دو پیسہ فی آثار رہتا ہے جس کی شیرنی کا مقابلہ بلا مبالغہ قند سے ہوسکتا ہے۔ علی ہذا انگور کی ارزانی کی بھی یہی کیفیت ہے سیب کی ارزانی سب سے بڑھی ہے یہانتک کہ بعض وقت ایک پیسہ کے دس ملتے ہیں۔ بادام۔ آلوچہ و زرد آلو وغیرہ بھی بہت ارزاں ہیں۔ ان کی کابل میں یہی کیفیت ہے جیسے ہمارے یہاں یعنے

دہلی میں ہولی گاجر کی - کابل کا حُسن اور فارسی زبان کی شیرینی مسلمہ ہے - ان تمام امور مذکورہ بالا خیال کر کے ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ بازاروں کی رونق اور دلچسپی کس درجہ پر ہوگی - میرے نزدیک تو اہل افغانستان کا یہ عام مقولہ - کہ کابل گوشہ جنت نشان است نہایت صحیح اور درست ہے - افغانستان کے عام باشندون کے اطوار و عادات کے لحاظ سے مین دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ بعد مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و بیت المقدس اسی ملک کا درجہ ہے - ہر وقت کان میں اللہ رب العالمین کے نام مبارک کی آواز آتی رہتی ہے کھیتوں کی حفاظت کیجاتی ہے تو بآواز بلند کلمہ طیبہ پڑھا جاتا ہے - آپس کی گفتگو ہے تو ہر فقرہ میں یہ پیارا نام مبارک شامل ہے - لڑکوں کا کھیل ہے تو یہی ایک جا جمع ہو کر آیات قرآنی پڑھے جاتے ہیں اور خوش الحانی کی بحث ہوتی ہے بوجہ احکام شریعت اسلام جاری و نافذ ہونے کے بدی کی طرف کسی کا خیال بھی نہیں جاتا - نیک عادات ان کی طبیعت ثانیہ ہو گئی ہیں - جیسا کہ طبائع انسانی کا خاصہ ہے کہ جو عادت بضرورت اختیار کیجاتی ہے وہ رفتہ رفتہ طبیعت ثانیہ ہو جاتی ہے بعض افغانی سردار یا اہل کار سرکاری یا عام لوگوں کی کوئی حرکت دیکھکر اہل ہندوستان کا یہ خیال کر لینا کہ افغانستان میں بھی یہی حالت ہوگی - نہایت غلط ہے یہ سب ہندوستان کی آزادی و آب ہوا کا اثر ہے - اور اگر شاذ و نادر ایسے اشخاص افغانستان میں بھی پائے جائیں تو ایسی چند مستثنےٰ مثالوں سے قاعدہ کلیہ نہیں ٹوٹ سکتا - اور اگر بے یا نیک لوگوں کا انتخاب کیا جائے تو یقینی افغانستان میں فیصدی نیک اور پابند شریعت اسلام نوے قرار پائیں گے - اور ہندوستان اور دیگر آزاد ممالک میں فیصدی ایک نیک اور پابند مذہب انسان کا ملنا دشوار ہے - ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا +

عمارات شاہی اور باغات شاہی وغیرہ شہر کابل و نواح کابل میں اس کثرت سے ہیں کہ اگر

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 40 of 92

اُس کا مفصل حال لکھا جائے تو اُسکے پڑھنے اور لکھنے کو بہت زیادہ وقت کی ضرورت ہے۔ عمارت کی طرز بجائے اسکے کہ میں بیان کرون۔ اعلیٰ حضرت ضیاء الملۃ والدین خلد آشیان کی تحریر نقل کئے دیتا ہون جس سے ناظرین اندازہ کرلین گے۔

میرے لئے محل ایسے موقعوں پر بنائے گئے ہیں جہان سے ہر طرف نہایت خوشنما منظر دکھائی دیتا ہے۔ جگہ کشادہ و ہموار ہے چاروں طرف باغ و پھول ہیں اور اس انداز سے بنے ہوئے ہیں کہ ایک ہی عمارت میں موسم سرما میں گرم کمروں کا انتظام ہو سکے اور گرما میں کھلے برآمدوں اور بڑی بڑی کھڑکیوں سے ٹھنڈا رہے۔ کمروں کی ترتیب ایسی ہے کہ موسم بہار میں کلیوں کا چٹکنا اور پھولوں کا کھلنا۔ خزاں کی شاندار مختلف زرد رنگ موسم سرما کی چمکتی ہوئی برف اور شب ہائے ماہتاب کا خوبصورت و دلربا منظر ان محلوں کا رہنے والا بآسانی دیکھ سکتا ہے۔ الخ۔[1]

اور باغات میں سے صرف ایک باغ بابر کا حال میں بیان کرتا ہون جس میں اعلیٰ حضرت سراج الملۃ والدین خلد اللہ ملکہ نے کمال شفقت خسروانہ سے اس احقر کو برائے قیام ارشاد فرمایا تھا اسی پر ناظرین اور باغات کو قیاس فرمالیں۔ باغ بابر کی نسبت یہ کہنا ؎

اگر فردوس بروئے زمین است ✤ ہمین است و ہمین است و ہمین است

بالکل درست اور واقع کے مطابق ہے۔ یہ باغ شہر کابل سے ایک میل کے فاصلہ پر زیر کوہ واقع ہے اس کی چہار دیواری چوبیس فٹ بلند ہے اس کی ساخت لاہور کے شالامار باغ سے ملتی جلتی ہوئی ہے۔ اسکے بارہ درجے ہیں اور ہر ایک درجہ نیچے کے درجہ سے نو فٹ بلند ہے دروازہ کے اندر قدم رکھتے ہی سرسری نظر سے شاہی ٹھیٹھ معلوم ہوتا ہے جس کے ہر درجہ میں سبز مخمل کا فرش بچھا ہوا ہے اور اُس پر مختلف رنگ کے ریشم کے پھولوں کا شجر بنا

---

[1] تزک عبدالرحمانی جلد دوم صفحہ ۹۶۔

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 41 of 92

ہوا ہے۔ جا بجا قرینہ سے بلوری بیٹھک کے جھاڑ رکھے ہوئے ہیں سبز مخمل کی چھت گیری ہے۔ جس میں انگور کے خوشے لٹک رہے ہیں۔ مناسب موقعوں پر سفید رنگ کے ستون قایم ہیں۔ جن کے اوپر کا حصہ جو چھت گیری سے باہر نکلا ہوا ہے درخت نما ہے جس کے پتے پشت کی جانب سے سفید اور سامنے کی طرف سبز ہیں۔ لیکن پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو اور سرسبزی اور شادابی کا اثر اور فواروں کا خوش آیندہ آواز اور بید مجنوں کے درخت کی شاخوں کا ہوا سے لہرا کر کسی قدر باریک آواز پیدا کرنا اور چنار کے درخت کے پتوں کا جو چھت گیری یعنے انگور کی بیل سے باہر نکلے ہوئے ہیں ہوا کے صدمہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر اوڑنا تصویر کے خیال کو غلط ثابت کرتا ہے۔ امور مذکورہ قدرت کی فیاضی اور انسان کی صناعی کا بین ثبوت اور نمونہ پیش کر کے ناظر کے خیال میں اس باغ کی عظمت اور وقعت پیدا کرتے ہیں۔ ہر درجہ کی شان اور ساخت جداگانہ ہے گیارھویں درجہ پر خوشنما کوٹھی ہے جو مالک باغ کی شاہی شان اور شوکت کا ثبوت ہے۔ کوٹھی کے سامنے خوشنما سنگ مرمر کا حوض ہے جس میں فوارے چھوٹ رہے ہیں۔ فواروں کا پانی حوض میں گر کر نیچے کے درجوں کے فواروں کو جاری رکھتا ہے اس حوض پر سے پلٹ کر دیکھنے سے جہانتک نظر کام کرتی ہے باغ کی وسعت معلوم ہوتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ نواح کابل اسقدر سرسبز و شاداب ہے کہ اُس کی زمین کا ایکقطعہ بھی میوہ دار درختوں سے خالی نہیں۔ اس جگہ کے دیکھنے سے دیوار باغ جس نے صحرائی حصہ اور باغ میں تفریق پیدا کی تھی نظر سے چھپ جاتی ہے اس لئے جہانتک نظر کام کرتی ہے باغ ہی معلوم ہوتا ہے۔

بارھوین درجہ پر سنگ مرمر کی خوشنما مسجد ہے جس کی پیشانی کی عبارت بتا رہی ہے کہ ابوالمظفر شہاب الدین محمد صاحب قران ثانی شاہجہان بادشاہ نے مبلغ چالیس ہزار روپیہ کے صرف سے

سنہ ۱۰۵۶ء میں تعمیر کی۔ اسکے صحن کے سامنے کسی قدر بلندی پر سنگ مرمر کی چار دیواری ہے جس کے اندر سلطان محمد ظہیر الدین بابر خلد آشیان کا مزار ہے جس کے تعویذ پر اشعار ذیل کندہ ہیں ؎

پادشاہِ کز جبینش یافتے نورِ اللہ ❖ آن ظہیر الدین محمد بود بابر پادشاہ
با شکوہ و دولت و اقبال و عدل و داد و دین ❖ داشت از توفیق و فیض و فتح و فیروزی سپاہ
عالم اجسام را بگرفت و شد روشن روان ❖ بہر فتح عالم ارواح چون نورِ نگاہ
شد چو فردوس مکان رضوان پئے تاریخ جست ❖ گفتمش فردوس دایم جائے بابر پادشاہ

مزار مبارک سے داہنی طرف ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر پادشاہ ابن جلال الدین محمد اکبر پادشاہ کا مزار ہے جس کے تعویذ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بطور سیر و شکار یہاں تشریف لائے تھے۔ اسی جگہ بقضائے الٰہی سنہ ۱۰۱۶ ہجری میں انتقال فرمایا۔ بائیں طرف مزار شریف کے خدیجۃ الزمانی و خلد آشیانی نواب گوہر النسا بیگم نبت فردوس آرام گاہ عالم گیر ثانی پادشاہ کا مزار ہے جن کے سال وفات سنہ ۱۲۰۲ ہجری ہیں۔ اس خانقاہ کی چہار دیواری سے چند گز کے فاصلہ پر باغ کی چہار دیواری ہے اس کی پشت پر ایک عظیم الشان کوہ ہے۔ جسپر قلعہ بنا ہوا ہے زیر کوہ شہر کابل آباد ہے۔

مختصر حال از پشاور تا کابل

پشاور ایک مشہور شہر ہے اسکے تاریخی واقعات اور آبادی وغیرہ سے ہم بحث نہیں کرتے

ل بعض لوگ اس پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ شاہ موصوف کا مزار نواح لاہور میں ہے۔ میں تاریخی واقعات سے انکار نہیں کرتا۔ میں نے تو تعویذ مزار کی عبارت نقل کی ہے۔ باقی واللہ اعلم بالصواب ❖

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 43 of 92

البتہ مختصر حال اسقدر ہم بیان کرینگے جسکا تعلق دولت خداداد افغانستان سے ہے اس شہر کے مشہور بازار قصہ خوانی میں دولت خداداد افغانستان کا ڈاک خانہ ہے اور اُسی سے ملے ہوئے دیگر ضروریات کے مکان و مہمان خانہ وغیرہ ہے - اسوقت ڈاک خانہ وغیرہ کا انتظام عالیجناب غلام حیدر خان صاحب کے سپرد ہے جو ایک قابل اور ہوشیار نوعمر شخص ہیں - خان صاحب موصوف نہایت دیانت دار اور زمانہ حال کے ضروریات سے پورے واقف اور دولت خداداد افغانستان کے نہایت خیرخواہ ہیں - افغانستان کو ہفتہ میں دو مرتبہ ڈاک روانہ ہوتی ہے - قافلہ بھی دو مرتبہ یعنے پنجشنبہ اور دوشنبہ کو جاتا ہے سرکاری سامان کی روانگی کا بندوبست قافلہ باشی کرتا ہے اور باقی بطور خود سواری اور سامان کے واسطے اکثر گھوڑے کرتے ہیں - لیکن شتر اور گدھے پر بھی سامان جاتا ہے - پشاور میں مسافروں کے قیام کے واسطے سرائے و ہوٹل وغیرہ مثل دہلی یا جس طرح اور شہروں کا دستور ہے سب کچھ موجود ہے - بیرون شہر ایک سرکاری سرائے ہے جسمیں مسافر قیام نہیں کر سکتے صرف مال رکھ سکتے ہیں - ایک کوٹھری کا کرایہ چھ پیسہ چوبیس گھنٹہ کے واسطے مقرر ہے - اس سرائے کی چھت اور دروازہ وغیرہ پر سرکاری پہرہ رہتا ہے - سامان کے چوری جانے کا بالکل اندیشہ نہیں ہے قافلہ پشاور سے روانہ ہو کر جمرود ٹھیرتا ہے جو نو میل پر واقع ہے - جمرود تک ریل بھی گئی ہے - اس جگہ سرکاری قلعہ اور ایک بہت بڑی سرائے مسافروں یعنے قافلہ کے واسطے بنی ہوئی ہے علے الصباح جمرود سے قافلہ روانہ ہوتا ہے سرکاری محصول ہر شخص کو ادا کرنا ہوتا ہے جو فی نفر چار آنہ اور فی اسپ ایک روپیہ - خواہ سواری کا ہو یا اُس پر سامان ہو یا کوتل ہو مقرر ہے اس جگہ سے قافلہ کے ہمراہ سرکاری

فوجی گارد مصلح ہوتا ہے۔ اور راہ میں جابجا گارد کے واسطے چوکیان بنی ہوئی ہیں جنپر مصلح گارد رہتا ہے۔ صرف سڑک ہماری گورنمنٹ یعنے گورنمنٹ عالیہ برتانیہ کے قبضہ میں ہے۔ اور اُس کا گرد و نواح خود سر آفریدیوں کے قبضہ میں ہے مسافروں کو کسی قدر راستے میں پانی کی تکلیف ہوتی ہے۔ جس کے رفع کے واسطے پشاور سے مشکیزہ یا گلی کوزہ لے لئے جاتے ہیں۔ جمرود سے لنڈی کوتل قریب بیس میل کے ہے۔ دو بجے قافلہ لنڈی کوتل پہونچتا ہے۔ نصف راہ پر علی مسجد واقع ہے جس کی نسبت عوام میں مشہور ہے کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بنائی ہوئی ہے اس مقام پر چشمہ پانی کا جاری ہے۔ لنڈی کوتل میں بھی سرکاری قلعہ اور سرائے ہے اس جگہ سے بھی علے الصباح قافلہ روانہ ہوتا ہے۔ اور پانچ میل پر پہونچکر دولت خداداد افغانستان کی فوجی گارد کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ اسی مقام سے عملداری افغانستان شروع ہوتی ہے۔ اسی جگہ سے قریب سات میل کے دکہ ہے یہ ایک چھوٹا سا موضع ہے جس میں عظیم الشان سرائے اور مہمان خانہ بنا ہوا ہے ایک کمانیر یعنے سرہنگ معہ تین سو سواروں کے رہتا ہے یہ لب دریائے لنڈا واقع ہے جو وسعت اور پانی کی افراط کے لحاظ سے گنگا و جمنا سے بڑا ہے۔ یہان ضروریات کی ہر شے ملتی ہے اور صرف مال پر محصول سرکاری لیا جاتا ہے اس جگہ سے قافلہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ جس کا جب جی چاہے چلا جائے۔ راہ میں کسی قسم کا خوف نہیں ہے۔ دکہ سے کابل تک چھ چھ کوس کے فاصلہ پر عظیم الشان سرائے بنی ہوئی ہے جس کی وضع قلعہ جیسی ہے اور دو ہزار فوج یا مسافر بآرام بسر کر سکتے ہیں کرایہ سرائے فی نفر دو پیسہ ہے۔ ضرورت

ؔ راہ کابل میں سب سے زیادہ سخت اسی جگہ کا سفر ہے اگر پشاور سے گھوڑا گاڑی میں جائے تو آرام سے طے ہو جاتا ہے۔ پوری گاڑی کے واسطے چھ روپیہ ہے اور فی سواری دو روپیہ ہے ✢

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 45 of 92

کی ہر جگہ ہر شے ملتی ہے اگر ایک ایک منزل کی جائے تو جلال آباد تک راہ میں دو جگہ ٹھیرنا پڑتا ہے۔ ایک باسول دوسری گردی کش۔ جلال آباد میں چھاونی ہے۔ اعلیحضرت کا عظیم الشان باغ اور کوٹھی ہے۔ جلال آباد سے کابل کے دو راستہ ہو گئے ہیں۔ ایک اوپر کا راستہ کہا جاتا ہے دوسرا نیچے کا۔ اوپر کا راستہ سرد ہے۔ لیکن نہایت سخت ہے۔ اس کی منزلیں یہ ہیں۔ جلال آباد سے ۔فتح آباد۔ گندمک۔ جگدلک۔ بارکو سیچ ملاں عمر۔ بت خاک۔ کابل۔ نیچے کا راستہ صاف و ہموار ہے۔ اور دریا کے کنارہ کنارہ کابل تک برابر سڑک بنی ہوئی ہے۔ یہ ہندوستانیوں کے واسطے بہتر ہے اس کی منزلیں یہ ہیں۔ جلال آباد سے ۔کچھ محمد علی خان۔ کاکچھ۔ سروبی۔ گوگاموندہ پل چرخی۔ کابل ٭ شہر کابل میں ناواقف مسافر کو سرائے میں قیام کرنا چاہئیے جو کہ کثرت سے موجود ہیں۔ اور کم خرچ سے اُس میں مسافر بآرام بسر کر سکتا ہے۔ شروع شروع میں کھانے کی احتیاط چاہئیے۔ میوہ جات یا گوشت وغیرہ کثرت سے نہ کھانا چاہئیے۔ جو صاحب سگرٹ وغیرہ کی عادت رکھتے ہوں اُنہیں بقدر ضرورت ہندوستان سے اپنے ہمراہ لیجانا چاہئے۔ کابل میں بہت زیادہ قیمت پر بکتے ہیں اگر اہل ہند کو کسی قسم کی دقت یا تکلیف ہو تو اُس کا دفیعہ حضرت مولانا مولوی نجف علے صاحب انسپکٹر مدرسہ حبیبیہ کا وجود مبارک ہے مولانا صاحب نواح لاہور کے رہنے والے ہیں اور بغیر کسی طمع کے صرف محبت وطن کی وجہ سے اہل ہند کو بہت زیادہ آرام پہونچاتے ہیں۔ بندہ کو باوجود مہمان شاہی اور ہر قسم کا سامان مہیا ہونے کے حضرت موصوف کی ذات بابرکات سے بہت کچھ آرام پہونچا جس کا میں انشااللہ تعالیٰ تازیست ممنون و مشکور رہوں گا۔

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 46 of 92

میرے ذاتی تعلقات افغانستان سے

الحمد للہ بندہ کو اعلےٰ حضرت ضیاء الملۃ والدین خلد آشیان اور حضرت سراج الملۃ
والدین خلد اللہ ملکہ اور حضرت نائب السلطنت صاحب زاد اللہ شوکتہ وحشمتہ کی
قدمبوسی کا فخر حاصل ہے جس کے ثبوت میں ہر ایک وجود مقدس کے فرمان مبارک
کی ایک ایک نقل درج ذیل ہے +

نقل فرمان مبارک اعلیحضرت ضیاء الملۃ والدین خلد آشیان علیہ الرحمۃ

عالیجاہ عزت مند صداقت شعار خیر خواہ حاجی محمد خان تجار ساکن خورجہ علاقہ دہلی
واضح اینکہ عریضہ ارسالی شما کہ مشتمل بر تعریف یک عدد انجن اعلےٰ بود حضور اقدس والا
رسید معروض داشتہ بود کہ در اخبارات دیدہ شدہ کہ یک عدد انجن از مال دولت
خداداد در موضع خیبر افتادہ شکستہ بنابران یک عدد انجن کہ تیار موجود در نزد خود داشتم مختتم پیشکش
حضور والا نمودم بکدام کار در تحویل شود نیز سہ عدد انجن کہ در زیر کار ہست و قیمتاً تیار
شد آنہم پیشکش حضور و از مال دولت قوی شوکت می باشد فقط عالیجاہا دلخستہ خاطر
ہمایونی گردید ضمیر پاک مسلمانی و دینداری و خیر خواہی شما رای جہان مطاع گردید
از خداوند تبارک و تعالیٰ جل و علی شانہ خواستہ ام در ہر دو دنیا از برای شما اجر عظیم عطا فرماید
انشاء اللہ تعالیٰ بہ برکت دین متین سرور کائنات باچنین شخصے مسلمان در ہر دو دنیا نعمت عظمیٰ
نصیب است در باب ہمان انجن کہ افتادہ شکستہ بود بدار السلطنت آوردہ شد
آباد گردید کہ حالی چالان ہست و کار میدہد کارخانجات دولت خداداد قوی بنیاد از فضل
خداوندی از ہر قسم کارخانہ موجود و مہیا است کہ از ہیچ اسباب کمی ندارد در باب انجن شما

البتہ اگر حاجت و ضرورے شود در گرفتن آن ہیچ حرفے نبود۔ لاکن از ہمہ اقسام کارخانہ
حاضر است آوردن آن ہا موجب تکلیف و زحمت می شد فقط۔ در اول بہار از ہمہ
کاریگرہائے فہمیدہ وقابل نزد خود شدہ کہ بہر کار بداند بحضور مبارک ارسال کنید
و تنخواہ ہر کدام شان را بقدر لیاقت شان خود شاہ بفرستید کہ در اینجا نگہداشتہ شود
و کاریگرہائے کابلی از انہا چیزے یاد بگیرد و بقرار تجویز خود شاہ از برائے شان تنخواہ مقرر شود
باقی معزز باشند۔ تحریر یوم پنجشنبہ ۱۲ شہر جمادی الثانی۔

۱۳۱۴ طہ

نشان مہر مبارک

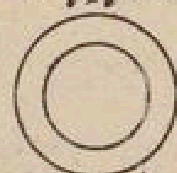

دستخط محمد اسلم بنیانی نیرزاپوری

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 48 of 92

نقل فرمان حضرت سراج الملة والدین خلد الله ملکه واقباله

هو

عزت مند اخلاص شعار دولت خداداد افغانستان حاجی محمد خان ساکن خورجه ضلع بلند شهر
هندوستان را واضح خاطر باد ـ عریضه مورخه ۲۳ ماه ربیع الاول ارسالی شما شرف ملاحظه 17 mai 1906
سرکار همایون والا پیوسته معروض داشته بود یدکه اینجانب قبل ازین چند قسم نقشه ها ماشین ها
راکه از چقندر و انگور و سرده قند بر آورده می سازند و از ملک جاپان و امریکه خواسته بودم
بحضور مبارک ارسال داشته بودم از حضور گذارش نیافته و حال چند تکه نمونه هائے
پارچه بافی ابریشمی و پشمی را که حساب ساخت و فروش آن در پارچه ها مندرج است
و از ماشین هائے جاپانی مصنوع شده است که از قوت برقی یا بذریعه انجن کار میدهند
نزد اینجانب موجود است هرگاه برائے کارخانه جات دولت خداداد افغانستان بکار
باشد انشاء الله تعالی بآسانی یک سٹ آن بکابل میرسد چون اینجانب خود را مسلمان
میدانم و میخواهم که فائده هائے کلی بدولت خداداد و اسلام عاید گردد و باعث سعادت
دارین فدوی گردد ـ از مضمون عریضه شما سراپا اطلاع حاصل گردید و تکه هائے پارچه
نمونه هائے ارسالی شما بحضور انور والا رسید ـ عزت مندا سرکار والا از طریقه مسلمانی و

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 49 of 92

دینداری شما شکر کامل و خورسندی تمام حاصل گردید۔ البته کسے که مسلمان است باید
در ترقی باقی مسلمانان ساعی باشد۔ در باب سررشته خواستن ماشین ها رخت
بافی وغیره ماشین هائے شما تا یک دفعه خود شما بدار السلطنت کابل و بحضور مشرف
نشوید این امر بمراسلات و جواب که از حضور و را تولا با شما کرده شود ممکن ندارد آمدن خود
شما یک دفعه بحضور مبارک ضرور است۔ چوں درین وقت هوائے افغانستان هم خوب
مے باشد یک دفعه ضرور مع الخیر عازم دار السلطنت کابل مے شوید۔ و از حضور
مبارک یک قطعه فرمان باسم عالیجاه میرزا غلام حیدر خان سررشته دار ڈاک خانه
اسلامیه پشاور اصدار گردیده که هر وقت که شما عازم حضور شوید از پشاور سررشته
آمدن شما را نام برده کرده و شما را بحضور مبارک بدار السلطنت کابل روانه بدارد
انشاء الله تعالیٰ بحضور که حاضر شدید در باب ماشین ها مواجهتاً با شما حرف زده
خواهد شد فقط۔

mai-juin 1906

فی تحریر پنجشنبه ماه ربیع الثانی یو شهر سنه ۱۳۲۴ =
سراج الملة والدین امیر افغانستان

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 50 of 92

نقل فرمان مبارک نایب السلطنت صاحب زاد الله شوکته وحشمته

هو

عالیجاه عزت نشان میرزا غلام حیدر خان سررشته دار ڈاک خانه اسلامیه پشاور را واضح خاطر باد که عزت مند حاجی محمد خان خورچه ملک هندوستان را از حضور حضرت سراج الملة والدین مرخص شده بوطن خود میرود در وطن خود رسیده از کوائف ماشین ها وغیره بذریعه عرایض وقتاً فوقتاً بحضور مبارک سرکار والا یا بحضور عالی نائب السلطنت با اطلاع خواهد داد انشاء الله تعالی و بعض اسباب را بذریعه پارسل بطور نمونه بحضور سرکار والا یا بحضور عالی با ارسال خواهد نمود و بعض مراسلات خاص ضروری را بدست آدم خود بجهت شما ارسال خواهد نمود۔ لهذا برای شما امر و ارشاد می شود که مراسلات و یا پارسل های مرسوله عزتمند موصوف را بلا معطلی روانه دار السلطنت نمایند۔ و فرامین اسمی عزتمند موصوف فرستاده شود آنها را بذریعه ڈاک انگریزی ارسال بدارید و درین باب انشاء الله تعالی تاکید بدانید فقط یوم شنبه ۲۵ ماه رجب المرجب سنه ۱۳۲۴ طو۔

15 VIII. 1906

نصر الله نائب السلطنت۔

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 51 of 92

نقل اشتہار علی حضرت سراج الملۃ والدین خلد اللہ ملکہ جو ہندوستان کی تشریف آوری کے متعلق مشتہر کیا گیا

برضمایر اخلاص مظاہر معتبرین و منصب داران و صاحب منصبان نظامی و ملکی و خوانین و جمیع رعایاے دولت خداداد افغانستان پوشیدہ و مخفی نماناد چون سرکار والا ما شما مردم افغانستان را نعم شریک و دین شریک و دولت شریک دانستہ و میدانیم و نمیخواہیم کہ در ہیچ امور ملکی و ملتی شمایان ناواقف بودہ باشید چنانچہ در سنہ گذشتہ یلان سل ۱۳۲۳ ہجری کہ دوست محبت نشان سر لوییس ڈین با جمعیتی از طرف دولت ہم عہد شما براے استحکام عہدنامہ سابقہ شما بحضور انور والاے ما حاضر شدہ و استحکام مذکور العنوان سابق از طرفین محکم نمودیم و از براے استحضار خاطر

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 52 of 92

شمایان بطریق اختصار اطلاع داده بودیم که جمیع شما اقوام از فقرهٔ مذکوره آگاه خواهید بود
حال چون ازراه اتحاد وہم عہدی دولتے از طرف دولتِ ہم عہد شما که دولت بہیہ
برطانیہ باشد خط ومراسلہ بقسم دعوت دوستانہ ومہمانی وسیر وشکار علاقہ
ہند برین مضمون رسیده که چون عہدنامۂ طرفین در سال گذشتہ تمام شده واستحکام پذیرفتہ
ہرگاه ازراه اتحاد ودوستی ودولتی وہم عہدی تشریف آوری باین علاقہ شده بعد از
ملاقات دوستانہ وسیاحت ہندوستان وشکار بازگشت ومراجعت در علاقہ
خود ہا خواہند نمودید۔ لہذا چون قبولی چنین دعوت وادائی آن از طرف دولت وملت
ضرورے باشد لہذا دعوت شان را رو نموده قبول فرمودیم ووعده نمودیم که انشاء اللہ
خدا بخواہد در غره ماه ذی قعده الحرام ۱۳۲۴ ہجری از مقام جلال آباد روانہ شده چند یوم
ادائے آن ضیافت را نموده بخیر بازگشت در مسکن مقام خود ما انشاء اللہ تعالی خواہد
فرمودیم۔ لہذا لازم وضرور دانستہ شمایان را ازین دعوت واقف نموده بسیار خاطرجمعی
میدہم که الحمد للہ عہدنامہ شمایان ومطالب دولتی آنچہ که بوده در سال گذشتہ تمام
شده این دعوت وقبولی صرف از برائے دوستی می باشد زیاده از خداوند تعالے
بہرحال شمایان را مرفہ الاحوال خواہانم فقط تحریر یوم سہ شنبہ سلخ ماه جمادی الثانی
۱۳۲۴ سنہ ہجری نبوی۔

ناظرین سے امید ہے که عبارت کے نقص اور چھپائی وغیرہ کی غلطیوں کو معاف فرمائینگے۔
کیونکہ صرف دو روز میں مسوده لکھ کر کاتب کو دیا گیا اور ایک ہفتہ میں کتاب چھپ کر
تیار ہوگئی۔ فقط اللہم تمم بالخیر حاجی محمد خان ساکن خورجہ مؤلف کتاب ہذا۔

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 53 of 92

بسم الله الرحمن الرحیم

ترجمه ذکر شاه اسلام

التماس و عذر مولف

الحمد لله که حضرت پادشاه دین پناه السلطان ظل الله سراج الملة والدین امیر المومنین میر حبیب الله خان
والی دولت خداداد افغانستان خلد الله تعالی ظلال خلافته مهمان شهنشاه دولت عالیه برطانیه
گشته ملک هندوستان را از قدوم میمنت لزوم خود رشک ارم گردانیده است و گورنمنت برطانیه
عالیه به مهمانی آن اعلی حضرت نقد و جنس را فرش خاک ساخته و ضیافت را بحد کمال رسانیده
است لهذا خیال بنده همین بود که شخصی قابل و لایق در اخلاق ستوده و اوصاف پسندیده آن
امیر المومنین چیزے تالیف نموده مسلمانان هند را خوش وقت و مسرور گرداند که تشریف
آوری امیر المومنین امرے معمولی نیست بنده خیر خواه هر دو دولت عالیه را تا ایندم
معلوم شده است که احدے از تاجداران عالم باین صولت و حشمت مهمان هندوستان
شده باشد لله الحمد که این فخر اولاً هندوستان را حاصل شده است لیکن تا ایندم نه
شنیده ام که احدے از افراد مردمان قابل و لایق اوصاف و اخلاق آنحضرت را تالیف
نموده شایع کرده باشد لهذا فدوی خاص را همین خیال دامن گیر شد که بر اوصاف
چنین ذات که بهمه اوصاف موصوف است و وجود مبارکش نه افغانستان بل سایر
مسلمانان را نمونه رحمت الهی است لهذا بحکم کل شیء یعرف باوصافها به نوشتن حالات آن

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 54 of 92

اعلیحضرت قصد نمودم اگرچه بنده قابل تالیف اوصاف آن عالی صفات نیست و وقت هم کمتر است که چنین تصاویر را فراهم نماید که شان و شوکت بارگاه شاہے از آن ظاهر شود و نه در قلم مضامینے دارم که اوصاف ذات اقدس را محیط شوند و در تالیف معلوم بودن حالات صحیحه امر ضروریست و ایجادات ذہنے را در وو دخلے نیست و نه بنده برائے این کار اہم آمده بود اگر پیش ازین دانستے ہمه اسباب مذکوره را به سهولت در دار الخلافت کابل فراہم مے ساخت لیکن دانسته بودم که احدے از نمک پروردگان دولت علیه که در ملک ہندوستان ہستند و از زبان اردو ہم واقفیت کامل میدارند درین کار تساہل نخواہند کرد لیکن امر اتفاقی است که آن نمک پرورده دولت علیه باین طرف توجه نه نمودند پس من ناقابل ناواقف را فراگرفتن انجام این خدمت افتاد بغایت متحیر ہستم که چگونه اوصاف حمیده آنحضرت را در ضبط تحریر آرم که مضمون نگاری را سلیقه ندارم و آن اوصاف شاہانه را که در اقامت کابل شنیده بودم از حفظ من بدر رفته است و چیزے از ان محفوظ ست نام راویان ایشان را یاد ندارم و درین زمانه ہیچ تحریر و تقریر بلا ثبوت اعتبارے ندارد پس درین حالت چنین مناسب بود که مثل ایشان خموشے کردمے و فوائد ذاتی فکر کردمے لیکن تعلق طبیعت را که بآن دولت علیه ہست حکم بقول شاعر که گفته است ے

محبت است که دل را نمیدہد آرام	وگرنه کیست که آسودگی نمیخواہد

لہذا از ناظرین خود امید عیب پوشی داشته انچه که مرا معلوم است بزبان ناقص خود تحریر مینمایم که وجود شے از عدم آن بہتر است۔

(بنده حاجی محمد خان)

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 55 of 92

دیباچه مؤلف

سنه ۱۹۰۷ع برائے مسلمانان هندوستان بسا میمون و مبارک است که اهل هند ما بین
بادشاه اسلام و شهنشاه خود و انگستان مودت قلبی و اتحاد ذاتی را عیاناً مے بینند نزد اهل بصیرت
این امر باعث مسرت بے اندازه است زیرا که هر یکے از مذهب خود تعلق قلبی میدارد پس
درچنین حالت میلان طبیعت مسلمانان بطرف بادشاه اسلام امرے فطری است
و همچنین خاصه طبیعت انسانے این است که در سایه عاطفت کسے که پرورش مے یابد
و حیات مستعار را براحت و آرام میگزارد از وجود او تعلق قلبی میدارد و این امر اظهر
من الشمس است که تاج برطانیه بهمه اکناف عالم روشن و منور ستاره عدل و انصاف
است بهمه اهل هند خصوصاً مسلمانان در ظل عاطفت شهنشاه برطانیه براحت و اطمینان
عمر خود میگزارند بدینوجه ایشانرا با دولت علیه برطانیه مودت و اتحاد قلبی امر لازمی است
پس ازین معلوم میشود که مسلمانان اهل هند را با هر دو سلاطین اتحاد خاص و محبت قلبی
است و ازین هم برتر است که میان هر دو شاهان اتحاد و یگانگیت را عیاناً مشاهده میکنند
و خیال بعض ناعاقبت اندیشان همین است که اگر مایان در تعریف و توصیف امیر المومنین
چیزے برایند یا از ایشان تعلق دارند پس باعث ناراضی دولت علیه برطانیه باشد
نزد ما این خیالاتے هیچ وقعتے ندارند زیرا که این عزت و ترقی افغانستان از امداد و
توجه دولت برطانیه است پس درینصورت بسا تعجب است بر عقل آن مدبران که چنین
تعلقات میان هر دو دولت مے بینند و این خیالات فاسده را در دل میدارند با آنکه
دولت برطانیه ایشانرا مهمان خود کرده است و در اعزاز و اکرامش هیچ امرے فرو
نگذاشته است پس اگر مردمان هندوستان مهمان شهنشاه خود را عزت و احترام

کنند و به نظر محبت بیند چگونه ایشان مخالف دولت برطانیه شمار کرده شوند بقول حضرت[۵۱] ضیاء الملة والدین خلد آشیان علیه الرحمة - قصد دارم که بملک هندوستان روم و از ویسرائے تعلقات دوستانه پیدا کنم تاکه بر همه عالم آشکارا شود که امیر افغانستان بانیکه خود مختار حکمران است خلاف معمول با قلیل جمعیت از ملک خود سفر کرده برائے ملاقات نائب ویسر ملکهٔ انگلیشه به هندوستان میرود تاکه ازین ظاهر شود که میان هر دو اقوام چه قدر اتحاد و اتفاق است و هر یکے را بر دیگری اعتبار و اعتماد کلی است ازین تردید افواه خواهد شد و ظاهر میشود که میان سلطنت افغانستان و انگلستان مودت صادق و اتحاد خالص است و ازین امر صولت و عظمت دولت انگلیشه زیاده میشود و عموماً این امر آشکارا شود که حفاظت و استحکام هندوستان و افغانستان براین منحصر است که میان هر دو دولت اتفاق و اتحاد قایم ماند - الخ -

بعضے از مردمان چنین میگویند که این اتحاد و اتفاق که میان هر دو دولت قایم هست چه عجب که آینده منقطع شود پس نزد ما فلسفه ایشان مطابق آن ملازم است که برائے بیمار دارے آقائی خود ممور بودی مکالمه هر دو درج ذیل است -

- آقا - درین وقت ناجور هستم ڈاکٹر را بیارید -
- ملازم - چه عجب که ڈاکٹر بخانه نباشد -
- آقا - میدانم که او بخانه هستند -
- ملازم - اگر بخانه باشند چه عجب که آیند یا نه آیند -
- آقا - یقیناً مے آیند -
- ملازم - چه عجب که نزد ایشان دوائی نباشد -

---

[۵۱] تزک عبدالرحمانی جلد دوم صفحه ۱۱۵

-آقا- دوا هم میدارند-

-ملازم- چه عجب که دوا اثرے نکند-

-آقا- یقیناً اثرے کند-

-ملازم- چه عجب که جناب را مرض الموت باشد-

-آقا- میدانم که مرا مرض الموت نیست-

-ملازم- آخر شما را از دنیا مفارقت ضروری است یا نه اگر هست پس باین امر چه فرق است که دُو روز قبل بمیرند یا دو روز بعد اگر فلسفه و چه عجب ایشان را بالفرض محال تسلیم کرده شود پس ما یان آن محبت و اتحاد را که از دولت افغانستان داریم بوقت نااتفاقی هر دو دولت منقطع خواهیم کرد و اگر بر چه عجب هر عملی که کرده شود پس همه امورات دینی و دنیاوی را ترک باید کرد زیرا که در هر کاری امکان چه عجب ممکن است لهذا از هر نوع مناسب معلوم میشود که اخلاق حمیده و اوصاف ستوده آن مهمان عالی را برائے ملاحظه ناظرین پیش کرده شوند خالی از دلچسپی نباشد فقط

ذکر شاه اسلام

اعلی حضرت امیر المومنین خلد الله ملکه نسلاً فرزند رشید حضرت ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان خلد آشیان علیه الرحمة وحکومتاً نبیره احمد شاه درانی وتاریخاً نوه سلطان محمود غزنوی هستند. ولادت حضرت امیر المومنین خلد الله ملکه وحشمته در ۱۸۷۲ء شده هست حالا عمر مبارکش سی و پنج ساله است تعلیم و تربیت در سایهٔ عاطفت حضرت امیر المومنین ضیاء الملة والدین خلد آشیان علیه الرحمة یافته که بعقل و فراستش همه عالم معترف اند بقول مؤلف تزک عبد الرحمانی نزد من در ثبوت این امر که امیر عبد الرحمن خان از لایق و بزرگ ترین اشخاص زمانه هستند ضرورت تضیع اوقات نیست زیرا که آن همه مدبران زمانه که با علیٰ حضرت شرف باریابی حاصل کرده اند معترف به بزرگی و مدبری ایشان شده اند و حق انیست که آن کامیابی ها که ایشان را بزمانه خود حاصل شده است نظیرے ندارد زیرا که ملک افغانستان بیشتر خطه ویران و پر از اقوام وحوش بود لیکن آن اعلیٰ حضرت علیه الرحمة از قابلیت و لیاقت خداداد خود ملک افغانستان را منبع صنعت و حرفت و مرکز علوم جدیده ساخته و اقوام افغانیان را از زیور تهذیب و اخلاق و مدبری و دانش مزین کرده و سلطنت را سلطنت اسلامی ساخت. الخ

فی الحقیقت خدائے عزوجل در وجود مبارکش اعلیٰ قابلیت از امور دینی و دنیاوی آفریده است از اینجا مختصراً حالات آن جلالت مآب خلد آشیان امیر عبد الرحمن خان برائے دلچسپی ناظرین و برائے اینکه ازین اندازه مدبری و جهانداری اعلیٰ حضرت امیر المومنین امیر حبیب الله خان خلد الله ملکه که بسبب تعلیم و تربیت اعلیٰ حضرت خلد آشیان ایشانرا حاصل شده است بر همه عالم ظاهر گردد.

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 59 of 92

مختصر از حالات خلد آشیان

اولاً آن اشعارے چند در وصف اعلیٰ حضرت خلد آشیان که از تصنیف یکے از اہل اللہ ہستند تحریر میکنم۔ ~~

آمده سرورے از دوده عالی افغان — قوم ابدال شرف یافت ازآن قطب زمان

آن ضیا ملة دین زیب سریر کابل — حامی دین متین نائب سردار رسل

ظل یزدان بزمین خسرو اہل ایمان — مظہر رحمت حق ماہر شرع و عرفان

اندازهٔ حمیت و غیرت اسلامی آن اعلیٰ حضرت علیه الرحمة اکثر از صفحات تزک امیری ظاہر میشود بنده در اینجا برائے ملاحظهٔ ناظرین عبارتے از تزک عبد الرحمنی که از قلم زبان معجز بیان اعلیٰ حضرت که به تحریر آمده است نقل میکنم۔ مطلقاً مایان را از جفا کشے تکلیف نے رسد بلکه با والفتے دارم و ہرگز از و خسته و رنجور رنجے شوم زیرا که ما را از محنت و مشقت بسے رغبتے ہست و درین خلاف نیست که ہمه افراد بنی آدم نوعے از انواع الوالعزمی میدارند و الوالعزمی ما ہمین است که از محنت و مشقت رونگردانم و ہر کاریکه میکنم آن بغرض تکمیل انتظام سلطنت میباشد۔ و این ہمه ذوق و شوق محنت و مشقت من جانب خداوندی است و اعلیٰ ترین آرزوئی حیات من ہمین است که آن افراد نوع انسان که خداوند تعالیٰ من بنده را بر جان و مال ایشان حاکم گردانیده است در نگرانی و حفاظت ایشان بدل و جان کوشان باشم و از منکرات و منہیات ایشانرا باز دارم رسول اکرم علیه الصلوٰة والسلام ارشاد می فرمایند اذا اراد الله شیأ الخ و در علم باری تعالےٰ این بود که افغانستان را از آفات بیرونی و اندرونی نجات دہد بنوچه این حقیر را به چنین کار مامور ساخته بر افغانستان حاکم گردانیده است و این از تائید رب العزت است که من بجا ل

رفاه عام همه دم مستغرق میمانم وآن رب العزت بر دل من افگنده که من برائے ترقی اہل افغانستان کوشان باشم و در ترقی مذہب رسول اکرم علیه الصلوٰۃ والسلام از جان و مال خود دریغ نکنم الخ۔

بنده در ثبوت تقدس و بلند مرتبه آن اعلیٰحضرت ظل سبحانی علیه الرحمته واقعه خود نقل میکنم در سنه ۱۹۰۱ء آن مظهر فیوض یزدانی من بنده را بحضور خود طلب نمود بموجب امر عالی در حضور ظل سبحانی قصد حاضری کردم لیکن این امر را برائے واجازتے یکے از اہل الله که همه علماء ومشائخ بر علم وبفضل ایشان معترف بودند منحصر داشتم پس بخدمت ایشان حاضر شدم و واقعه مذکوره عرض نمودم ارشاد فرمود که فردا جواب میدهم لہذا بروز دیگر بنده بعد نماز فجر بخدمت ایشان حاضر شدم فرمود که امشب مرا معلوم شده است که همه عالم از نور حضرت امیر المومنین ضیاء الملة والدین روشن ومنور گشته است برو که از قدم بوسی آن اعلیٰ حضرت شما را نفعے حاصل گردد هر آئینه این کلمات را از لسان مبارکش شنیده خاموش ماندم زیرا که خطرات ناقصه از ین کلمات در دل پیدا گشته بودند لیکن آنحضرت قدسی صفت ارشاد فرمودند آیا درین امر شک وشبهه دارے پس دست بسته عرض نمودم که مرا معذور دارید زیرا که پیدا شدن خطرات امرے اختیاری نیست ارشاد فرمود مضائقه نیست هرچه در دل داری بگو عرض کردم که سلسله نبوت بر حضرت خاتم المرسلین محمد مصطفےٰ علیه الصلوٰۃ والسلام ختم شده هست و هر مراتب بزرگی در تحت نبوت هستند و هر آئینه احوال انبیا انیست که در وقت واحد و زمانه واحد متعدد شده اند پس بسبب متعدد وجود در نور و فیوض ایشان تفریقے لازم مے آید و این شان مخصوص بسرور کونین علیه الصلوٰۃ والسلام است که همه عالم از نور مبارکش روشن و منور هست و در و تفریقے نیست بموجب ارشاد جناب باری عز اسمه وما ارسلناک الا رحمت اللعالمین پس بچه طور تسلیم کنم که همه عالم از نور امیر المومنین امیر

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 61 of 92

عبدالرحمن خان منور گشته است زیرا که حضرت امیر المومنین نبی مرسل نیستند پس ارشاد
کرد که اول این خطره در دل من پیدا شده بود لیکن از فکر و غور کردن زائل گشت زیرا که از
حدیث نبوی ظاهر میشود سیکون من بعدی زماناً من یحیی سنتہ واحداً۔ الخ پس این زمانه
همین است و مخبر صادق خبر او داده است پس چقدر بلند مرتبه باشد آن شخص که همه
شریعت نبوی علیه السلام از او زنده و جارے شده باشد و حق اینست که مرتبه این چنین
اشخاص غیر از خدائے رب العزت کسے نمیداند علاوه ازین معنی تفریق همین است چنانچه
تو گفته بودی که اگر در عالم دو وجود متقابل باشند پس درمیان نور هر واحد تفریقے لازم آید
مثلاً اگر در عالم دو آفتاب در یک وقت موجود باشند لازمی است که میان نور هر
واحد تفریقے پیدا شود و اگر وجود دیگر مقابل نباشد پس در همه عالم فیض نور آفتاب
یکسان باشد پس از نظر غور و فکر به بینید که در همه عالم احدے از پادشاهان هست
که در مملکت او احکام شریعت نبوی علیه السلام تمامه جاری و نافذ باشند الا این فخر
حضرت امیر المومنین ضیاء الملة والدین را این جانب خدائے رب العزت حاصل
شده است پس باید که این خطرات را در دل خود جاگزین نکنید پس بنده را به شنیدن
این کلمات اطمینان کلی حاصل گشت۔

و ازین اندازه مے شود که چقدر در دل امیر المومنین عظمت و هیبت خداوند تعالیٰ
و پابندی احکام شریعت و انصاف پسندی بود بنده در سنه ۱۹۰۱ء بغرض پابوسی عالی
حضرت خلد آشیان حاضر شده بدولت خانه عالی جناب فیض مجسم مرزا محمد حسین خان صاحب
مستوفی الممالک فرد کش از جانب دولت گردانیده شدم روزے در اثنائی گفتگو
محمد یوسف خان برادر مستوفی الممالک فرمود که خلق و الطاف خسروانه ضیاء الملة والدین
در دل گرفته اگر حقیقت حال غضب شاهی و صولت امیری را بیانی بسیار پریشانی دامنگیر
خواهد شد دریا از هیبت او خشک مے شود زهره شیر را غضب او تحلیل مینماید هر گونه

از هول او آگاهی داد و گفت که این پیشو و آن پیشو و این بنده خاموش می‌شنود و تا راه ضبط کردن نتوانستم دامن صبر از گرفتن نتوانستم مجبور بمصداق قول شاعر-

شیخ از محفل رندان که همین داشت سرے	آمدے پند همین داد که بد خوئے گرے
آخر الامر برین گونه شد از در بدرے	پا بدستے دگرے دست بدستے دگرے

در زبان باز کردم و سر سخن آغاز- بنده که هزار بار به تجربه آورده بود و در پریشانیهائے گوناگون سر نهاده بود از عادت مجبور و در خیال محصور مقوله عام است که سخن راست از زبان دیوانه بر می آید یا از دهان مستانه با وجود تجربه جرأت عرض نمودم که هر چه از زبان جناب سر می زند این همه از صفات غضبیه باریتعالےٰ هست که بحر خشک شود و دوزخ و جنّت از غضب او تعالےٰ نام و نشان از صفحه هستی محو کند آسمان پاره گردد زمین فرو رود انسان که ضعیف البنیان و محتاج است همچنین صولت و هیبت از او صاف آن در بیان آوردن نازیبا است خانصاحب موصوف چین بجبین شده فرمود بجان که از زبان ما گفته شد راست است بنده هم به همون طریق که عادی بودم زبان عرض کشودم که اگر کلام حضرت راست است بحر و دریا را خشک شدن یکسو نهیم یک پیاله آب را رو بروئے آن اعلیٰ حضرت جاده هم اعلیٰ حضرت از تمامی قوت غضبیه و توپ و تفنگ سامان حربیه با فوج بسیار پیاده سوار چندان مهیا شود و توجه بفرمایند اگر با آثار غضبیه یک قطره از آن ربایند جناب روئی مرا سیاه کرده و طوق با پوشش در گلو انداخته بر پشت خر سوار کرده بهر کوچه و بازار تشهیر نمایند و اگر خلاف این سر زند جناب هم سزائے خود بهمین منوال قبول فرمایند مستوفی الممالک صاحب هم سخن ما یاران به تبسم داد میداد آخر الامر این کلام بر رفع دو قعه رو نهاد از آن بعد بنده حسب عادت شرف حضوری دربار شاهی حاصل نمود و عزت هم طعامی- اعلیٰ حضرت خلد آشیان بر مسند خلافت سریر آرا می بودند و مستوفی صاحب و عالی جناب احمد شاه خان صاحب ملک التجار زیر سرپرستی شاهی

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 63 of 92

بودند اعلیٰحضرت خلد آشیان که طبع ظرافانه میداشتند سخنهائے رنگارنگ را بگوش حق نیوش پایہ افراشتند عالیجناب مستوفی الممالک فرصت انگاشته موقعه وقت را پنداشته وقصه ماو برادر خود را که باهم گذشته بود آغاز کرد و در قصه بانه و اعلیٰ جناب خلد آشیان به توجه وغورش می پرداخت و خاطر مبارکش را آن کلام پر اثرے ساخت حتیٰ که مستوفی صاحب کلام خود را باتمام رسانید و اعلیٰحضرت را آب دیده گردانید بعد ازان اززبان فیض ترجمان اعلیٰحضرت این کلام جاری شد هرکس که در نظر و قلب او یکذره عظمت وهیبة خدائے عزوجل جا میگزیند هرگز در نظر و قلب او از شان کسے عظیم وجلیل القدر هیبت نمی نشیند چه جائیکه انسان ضعیف البنیان که از یک مشت خاک و یک قطره ناپاک آفریده شده۔

و اعلیٰحضرت خلد آشیان آنچنان قیافه صحیح میداشت که کسا نراخرق عادات او در شبه مے انداخت چنانچه در تجربه من بنده آمده است این احقر از اعلیٰحضرت خلد آشیان علیه الرحمة والغفران بزبان اردو عرض مے نمود و آنجناب بفارسی ارشادے فرموئے من بنده قابلیت زبان اردو اعلیٰحضرت اندازه کردن نمے توانستم بدین جهت آنچه که ضروری عرض مے داشتم بفارسی مے نگاشتم روزے این عریضه که از دارالایمان افغانستان برائے حصول علم صنعت وحرفت چندکسانرا که قابل ولایق این باشند در ممالک یورپ فرستاده شوند اگر در رائے فیض انجلائے والا مناسب آید بهتر است بزبان فارسی نوشته حاضر خدمت فیض اقدس شدم اعلیٰحضرت خلد آشیان بکمال شفقت وعطوفت خسروانه این احقر را روبروئے سریر مبارک برقالین اشارت فرمود چنانچه این بنده مؤدب جائے خود اختیار کرد۔ اعلیٰحضرت یکے از ارکین حکمت خود بمعاملتے کلام میداشتند که این بنده محل عرض یافته لفافه ازجیب بیرون نهاد و اعلیٰحضرت بگوشه چشم قبول جا داده بدیگر کار ها پرداختند۔ من آن لفافه را بجیب باز گرفتم بعد

ساعتی اعلیٰحضرت ارشاد فرمودند که اگر کسے از اہل ہندوستان این خیال دارد که بغرض
تعلیم صنعت و حرفت کسانرا یورپ باید فرستاد این خیال برائے اہالیان ہند مناسب
است نه که افغانیان را زیراکه ہندوستان از احکام شرعی آزاد است و افغانیان
پابند احکام شریعت ہستند اینجا از شراب و زنا و جمیع ممنوعات شریعت احتراز نمودن
است و در ہندوستان از ہمه آزاد بودن اگر کسے از افغانستان در ممالک آزاد فرستاده
شود ہمه تقویٰ و پرہیزگاری برباد دہد ہر که از آزادی مشرب میشود ہمه اخلاق و عادات
قدسیه را برباد میدہد بدین جہت بہتر است که اہل یورپ در مملکت ما درآیند۔
من این کلام را شنیده متحیر شدم که اعلیٰحضرت از احوال اندرون لفافه چگونه آگاہی یافتند
پس حیرت مرا دریافته ارشاد فرمودند که نزد من در میان ولی و عقلمند ہمین قدر فرق
است آنچه درمیان ٹیلیگراف و ٹیلیفون فرق است بذریعه ٹیلیفون انسان را در فہمیدن
سخن بعقل و غور ضرورت نمی افتد ہمچنانکه گفته شود بگوش مے آید لیکن دریافت
کردن سخن بذریعه ٹیلیگراف درین بعقل و غور و علم ضرورت مے افتد یعنے اصطلاحات ٹیلیگراف
را علم حاصل کرده و دست و کوب او را صحیح دریافتن ضروریست ہمچنین ولی الله را
بذریعه الہام وغیره معلوم میشود که چنین گزشته شد و چنان خواہد گزشت و عقلمند از
حالات و رفتار زمانه مے شناسد که آینده چنین پیش خواہد آمد۔
بہمه وجوہات مذکوره ظاہر است ہرگاه که آنحضرت زندگانی که برائے تعلیم و تربیت مخصوص
است بحضوری چنین عقلمند و مدبر حمیده صفات شاه اسلام خلد آشیان را بوجود خوش
قدرتاً موجود میداشت صرف شده باشد آن ہمه اوصاف جمیله در وجود مبارک سراج الملة
والدین خلد الله ملکه بالضرور پیدا شده باشند زیراکه طبع انسان خاصة چنین واقعه شده
است که عادت ہر کارے که بضرورت اختیار میکند رفته رفته آن عادت ہم طبیعت
ثانیه میشود بقول سعدی علیه الرحمة والغفران۔

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 65 of 92

گلے خوشبوی در حمام روزے رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم که مشکی یا عبیرے که از بوئے دلاویزے تو مستم
بگفتا من گلِ ناچیز بودم ولیکن مدتے با گل نشستم
جمال همنشین در من اثر کرد وگرنه من همان خاکم که هستم

حضرت سراج الملته والدین خلد الله ملکهٔ به سی سال که در رائے عقلائے هند حصّه بیش قیمت تامی عمر و منتهائے زمانه تعلیم و تربیت است زیر سایه و نگرانی اعلیٰ حضرت خلد آشیان بسر کرده و نزد دانشمندان بعد سی سال بعادات و اطوار انسان تغیر و تبدل دشوار بلکه از ناممکنات است۔ گفته مے آید که بعمر بست۔ و بست و پنج۔ و سی سال پسر پسر عاقل۔ پسر کامل۔ شدانچه شدنی است یعنے خصائل انسان نیک و بد انچه که اختیار میکند همه اندر سی سال طبیعت ثانیه او میشوند که تغیر دران ممکن نیست از امثال است۔ که جبل گردد و جبلت نگردد۔ اعلیٰ حضرت خلد آشیان عنان حکومت خود را در حیات خود بدست حضرت سراج الملته والدین خلد الله ملکهٔ عطا فرموده بودند چنانچه خود رقم فرموده اند که حبیب[۵۱] الله خان از بزرگ ترین پسران ما است آن همه کار که من یا امیران افغانستان پیشتر بدست خود میداشتند حالا امیر حبیب الله خان بکار می آرند صرف بعض محکمجات و سررشته جات چنانکه صیغه خارجیه است که انتظام او من بدست خود میدارم بسپردگی امیر حبیب الله خان نیستند حبیب الله خان همین دستور العمل مے آرند که بوقت ده ساعت صبح دربار میکند۔ و بوقت سه یا چهار ساعت بوقت عصر برخاست میکند۔ بروز دوشنبه و پنجشنبه سکرٹری دربار آن همه درخواستها و خطوط که به ملوک میرسند یا بذریعه قاصد از هرات و قندهار و بلخ و غزنی و جلال آباد و هندوستان و از دیگر مقامات که موصول مے شوند رو بروئے او میخوانند برائے محکمه جات مختلفه

۵۱ تزک عبد الرحمانی جلد دوم صفحه ۹۵

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 66 of 92

حکمہاے اخراجات بنام خزانہ جاری میشوند و بنام گورنران و اہلکاران فوجی و ملکی و مہتمان
کارخانہ جات و میگزین و محکمہ جات عمارت و مال وغیرہ بر پوٹہا احکام صادر میشوند و
بنام حکام متعلق او ارسال میکنند سکریٹری مذکور بہ جوابات درخواستہاے
و دیگر کاغذات وغیرہ مہر حبیب اللہ خان ثبت کنانیدہ بذریعہ ڈاک او را روانہ
میکنند بعد ختم این ہمہ کارہا تا وقت آرام دیگر کارہا کہ میرسند او را ہم بانجام میرسانند
صرف براے ہوا خوری و سواری اسپ فرصت قلیل نگاہداردہ قبل از خواب
بدربار ما براے ساعتی حاضر میشوند و بشرط ضرورت وقت صباح ہم اگر من
بیدار میشوم بروز سہ شنبہ دربار فوج ہم میکنند و بہ ہمراہ تمامی افسران فوج طعام
میخورند و براے فوج سپاہی نو ہم مقرر مے سازند و ہمہ معاملات فوج بہ ایشان
تعلق میدارند تصفیہ جرائم و منازعات فوجی ہم بدست شان ہستند- بروز
چہارشنبہ دربار حکام ملکی موجودہ کابل میشود- انچہ مقدمات ملکی وران وقت
پیش میشوند آنرا تصفیہ میدہند- بروز شنبہ مقدمات فوجداری فیصل میکنند
و مجرمان را سزاے قید یا رہائی میدہند و انچہ کہ از کوتوال شہر یا بذریعہ
دیگر مقدمات میرسند و اپیلہاے وغیرہ پیش کردہ میشوند-

بروز یکشنبہ ہمہ کارخانہ جات و مختلف میگزین ہاے کابل را معاینہ میکنند
و عرائض اہل حرفہ کہ میرسند مطابق لیاقت او شاہرا ترقی پنشن یا رخصت
وغیرہ میدہند- جمعہ کہ روز تعطیل و راحت است او را بہ ہمراہے ما میگزرند یا
در شکار- و نماز جمعہ را در مسجد میگزارند و پیش مادران و خویشان عزہ و اقارب
خود را حاضر میدارند الخ-

لیکن با ضابطہ تخت نشینی اعلٰحضرت بعد از وفات اعلٰحضرت ضیاء الملۃ والدین
شدہ است- وفات حسرت ناک شاہ اسلام دلہاے اسلامیان را بجنبانید

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 67 of 92

ونصف الم هائے تمام قلمرو گورنمنت عالیه برطانیه سرنگون گردانیده صدمات سلطنت جهان ورنج برطانیه عظمی را فوات اعلیحضرت امیر المومنین سراج الملة والدین خلد الله ملکه و سلطنته و اقباله را خداوند تعالی بنجم المهدل زیب سریر دولت خداداد افغانستان فرمود =

اشعار دعائیه

ای خداوند دو عالم تا قیام این جهان | تا دمے باشد درین عالم بقاء مردمان
تا دمے در آب سیلانی بود | تا دمے این گریه شبنم بود
خرمے این شاه ما را کن عطا | باد در دولت ترقی اے خدا
این سراج دین ما را از بدر | با ترقی روز و شب افزائے قدر
حسب نصر الله نائب سلطنت | تا قیامت این بماند در دولت
نور چشم شاه معین السلطنت | تا ابد روشن بود در مملکت

باضابطه تخت نشینی اعلیحضرت

صاحب قران اسکندر مکان مرکز دائره امن و امان حضرت امیر المومنین سراج الملة والدین خلد الله ظلال خلافته الزاهره یکم اکتوبر در ۱۹۰۱ع بر سریر دولت خداداد افغانستان متمکن شدند و همون وقت بموجب ارشاد عز و جل ان الله یامر بالعدل والاحسان بجانب عدل و انصاف توجه نمودند = قطعه

شکر خدا که شام امید زمانه را | صبح طرب ز مطلع عز و طرب دمید

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 68 of 92

هر ناوک دعا که کشودند اهل راز | از باز وے نیاز بهمه بر هدف رسید

لیکن با ضابطهٔ تخت نشینی آن امیر المومنین سراج الملته والدین را همه اصاغر و اکابر و علمار افغان و گورنمنٹ هندوستان مارچ در سنه ۱۹۰۱ع بجان و دل تسلیم کردند و برضا و رغبت اظهار مهر و وفا نمودند بعد گرفتن عنان حکومت برادر خورد را (یعنے حضرت امیر نصر الله خان) ولیعهد دولت و نائب سلطنت خود ساختند که صیت مکارم اخلاق سنیه و اوصاف رضیه مرضیه در اطراف آفاق شایع گشته و باستماع اقاصی و ادانی رسیده - و از جبین مبارک آن ذات ملکی صفات آثار و اطوار سعادت ظاهر و باهر است و وجود مبارکش برائے افغانستان و مسلمانان عالم نمونه رحمت الٰهی است و از ذات آن والا صفات اعلے حضرت امیر المومنین و همه اهل افغانستان را چنین مودت و محبت است که از احاطهٔ قلم بیرون است همه مسافران و سیاحان که از دور دراز مے آیند بعد تقبیل انامل دریا فواضل از انشا حمیده اش بے گرویده میشوند و همیشه دعا ر ترقی حیات و دولت میدهند - دیگر شهزاده عالمیان و نقاوه زمره آدمیان امیر عنایت الله خان صاحب معین السلطنت بزرگ ترین فرزند اعلے حضرت خلد الله ملکهٔ و ولیعهد نائب السلطنت هستند بے نگذشت که اهل هند از شرف پابوسے آن معین السلطنت تجربه خلق و قابلیت ایشان را مشاهده کرده اند -

صفات ذات شاهانه

اعلےحضرت سراج الملته والدین خلد الله ملکهٔ و اقباله بغایت مرد شجیع و رحیم الطبع

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 69 of 92

ومنصف مزاج وخنده پیشانی وبیدا مغز ومستعد هستند بنا در ثبوت هر صفتے از اوصاف مذکوره یک یک واقعه پیش کش ناظرین میکنم

شجاعت

روزے[۱] در جلال آباد بوقت سرکردن بندوق لوش شق شده انگشتان مبارک شان صدمه سخت رسید تاکه انکه نوبت قطع وبرید افتاد و ڈاکٹرے که حضور ویسرائے سابق برائے معالجه آن اعلےٰ حضرت فرستاده بود بر وقت عمل جراحی ادویه بیهوشے را پیش نهاد اعلےٰ حضرت از استعمال ادویه بیهوشی انکار نمودند و دست مبارک را بطرف او دراز کردند و فرمودند که در کار خود مشغول شو و بدست دگر اخبار گرفته ملاحظه فرمودن گرفت اعلےٰ جناب مرزا عبدالرشید خان صاحب که دست مبارک شان گرفته بودند بوقت بریدن انگشت اعلےٰ حضرت لرزه بر اندام مرزا صاحب افتاد اعلےٰ حضرت بر حالش تبسم کردند و فرمودند که مرزا دستت چرا می لرزد مرزا صاحب چشم پر آب شدند بنا معذور داشته علیحده نشستند و ڈاکٹر هر دو انگشت صدمه رسیده را برید و بسهولت کار خود را بانجام رسانید و درین عرصه اعلیٰ حضرت چنین بدیدن اخبار مشغول بودند که ازین حادثه چین بر جبین شان نیافتاد ڈاکٹر شجاعت واستقلال امیر المومنین را دیده متحیر گشت و گفت که از نظر من تا ایندم کے شجاع و دلیر مثل امیر المومنین نگذشته است که انگشتان بریده و هیچ اثرے تغیر و تبدل بر خیال ظاهر نشود۔

۱؎ بامن این واقعه را عالیجناب مرزا عبدالرشید خان صاحب بیان فرمودند۔

رحم دلی امیر المومنین

شفقت^ل۵ برعامه رعایا ومرحمت ورفق برکافه برایا بر ملوک عظیم الشان وسلاطین رفیع المکان لازم است چه که زیردستان وودایع حضرت آفریدگار عزوجل هستند روزے امیر المومنین بعزم شکار بصحرا رفته بودند بدست مبارک دوربینے گرفته نظاره صحرائے مرغزار کرده بودند که ناگاه نظر کیمیا اثر بر تواره رسید که در وهر و ضعیف وناتوان علفی برائے جانوران خود همیکوفت امیر المومنین مرکب بر تیز رفتار سوار شده خود را نزد آن ضعیف وناتوان رسانیدند۔ واز کمال شفقت ومرحمت خسروانه فرمودند که درین حالت ضعیفی همین قدر زحمتے بر خود چرا گرفتۀ مرد ضعیف دست بسته بعرض حاشیه بوسان عالی رسانید که فرزندے دارم لیکن او در افواج شاهی خدمتے را بانجام میدهد — امیر المومنین ازین سخن متاثر شده آنرا بر فرودگاه خود آوردند وهمراه خودتان در تناول طعام شریک گردانیدند و فرزندا ورا طلبیده بر خدمت آن ضعیف مامور ساختند ودو هزار روپیه از جیب خاص مرحمت فرموده رخصت کردند قطعه

بخشائے بخشانید بر تو
اگر رحمت ز حق داری تمنا

در از غیب بگشانید بر تو
تو هم بر دیگرے رحمے بفرما

ل۵ بنده درین ایام بکابل موجود بودم اولاً این قصه را از عزیز القدر عبد الکریم خان پسر عالیجاه عبد الغفور خان مرحوم نبیره عالیجناب حبیب الله خان مستوفی الممالک مرحوم با من گفته بود بعد ازان دیگری هم تصدیق کردن۔

عدل و انصاف حضرت امیر المومنین

ثبوت عدالت و انصاف حضرت امیر المومنین بحکایتے احتیاج ندارد زیرا کہ چنین
امور شب و روز پیش می آیند کہ شمارش دشوار است اما طریقہ را کہ فریاد مظلوم
بگوش مبارک شان بچہ طور میرسد درج میکنم تا آنکہ در قلوب ناظرین عیاناً ظاہر گردد کہ
چنین قاعدہ کلیہ بستن کہ ہمہ مظلوم و ستم رسیدہ بغیر توسط احدے اظہار مدعا بتوان
کرد و بعد معلوم شدن این قاعدہ کلیہ بہمہ باشندگان ہندوستان معلوم
گردد کہ بعضے اہلکاران دولت افغانستان چنین مشہور کردہ اند و بدرجہ یقین
رسانیدہ اند کہ بغیر توسط و وسیلہ مایان احدے عرایضات و شکایات کے
و خطوط وغیرہ وغیرہ از امور ضروریہ بحضور امیر المومنین نمے رسند زیرا کہ ڈاک
خانہ پشاور چنین خطوط و عرایضات را چاک میکنند یا برائے ملاحظہ نزد اہلکاران
دولت العالیہ مے فرستادند بعد ملاحظہ آن اہلکاران اکثر را چاک میکنند و بعضی را
بحضور امیر المومنین مے فرستند این ہمہ وجوہ غلط است کسے را مجال نیست
کہ خطوط یا عرایض دادخواہ کہ باسم مبارک حضرت امیر المومنین باشند چاک
کردہ برو مطلع شوند یا ضائع کنند و مردمان کہ این اخبار را مشہور کردہ اند ایشان
مثل آن بزرگان ہستند کہ گفتہ اند کہ بغیر خط مایان ہیچ جائے در جنت یافتہ نمی شود
و خطے بنام جبرئیل علیہ السلام اجرت از ورثا میت گرفتہ می نویسند کہ این میت را جای
خاص در جنت بدہند۔ پس من بندہ مود بانہ بخدمت مظلومان و ستم رسیدگان مشورہ
میدہم کہ اگر در چنگال کسے اہلکاران یا مردمان رعایہ یا اجنٹ دولت العالیہ افغانستان
گرفتہ شوند یا اندیشہ گرفتار شدن باشد بقاعدہ ذیل از دولت خداداد افغانستان

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 72 of 92

چارہ جوئی میتوان کرد۔

قاعدہ

اشتہارے منجانب حضرت امیر المومنین برائے اہل افغانستان و ساکنان ممالک غیر طبع کردہ شائع گشتہ است کہ اگر ایشانرا از رعایہ یا ملازم وغیرہ دولت افغانستان نقصانی یا ظلمی رسیدہ باشد پس اطلاع آن بغرض انصاف بقاعدہ مندرجہ اشتہار دولت العالیہ را اطلاع دہند (و نام این اشتہار عریضہ خریداری است) و این بطریقہ سرکاری مثل اسٹامپ بقیمت یک عباسی (یعنے نصف روپیہ کابلی کہ برابر چہار آنہ دولت العالیہ برطانیہ است) یافتہ میشود پس یک طرف این اشتہار تمام قواعد و ضوابط نوشتن عرایض و ارسال نمودن عرایض و انتہائے مدت جواب وغیرہ وغیرہ از امور ضروریہ بزبان فارسی درج اندوپشت این اشتہار سائل و دادخواہ باشد کہ جمیع اغراض و درخواست ہائے خود را تحریر کنند و ٹکٹ دہ روپیہ کابلی کہ برابر ہفت روپیہ دولت العالیہ برطانیہ است چسپان کردہ در لفافہ انداختہ بذریعہ ڈاک بحضور حضرت امیر المومنین یا بحضور نایب السلطنت صاحب یا بحضور معین السلطنت صاحب فرستادہ کنند پس ہمہ درخواستہا درج رجسٹر شدہ بحضور امیر المومنین پیش کش میشوند بعد ملاحظہ اعلیٰحضرت جواب معقول و مدلل نوشتہ بدستخط یا مہر اعلیٰ حضرت مزین شدہ اندر مدت چہل یوم نزد سائل فرستادہ میشود اگر نیز درون جات عرایض کہ پیش کش اعلیٰحضرت کردہ باشند پس محصول ڈاک بذمہ سائل است اگر سائل دعوی خود را ثابت کند پس علاوہ آن سزائے کہ برائے مجرم از

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 73 of 92

قانون دولت العالیہ مقرر است محصول ٹکٹ وغیرہ از مجرم گرفتہ نزد مدعی فرستادہ میشود۔

خندہ پیشانی اعلیٰ حضرت امیر المومنین

از روئے مبارک حضرت امیر المومنین سراج الملتہ والدین در ہر آن انوار فیض آثار چنان ظاہر میشود کہ از آفتاب عالم تاب فیضان نور ہمہ دم بر ہمہ عالم میشود چولائے در ۱۹۰۶ء من بندہ را بحضور بارگاہ سلطان ظل اللہ اتفاق حاضری افتاد شان و شوکت بارگاہ حضرت امیر المومنین و زرق و برق پوشش سرداران نامدار و چہرہ پرو جاہت و شاندار و لمعہ شمشیر آبدار ایشان این ہمچنین اسبابے اند کہ بر دل مردمان شجاع و دلیر بغیر اثر کردہ نے مانند کسے را کہ اتفاق حاضری بارگاہ عالی مے افتد قبل از پیش شدن متردد و خائف میشود و در دل خود میگوید کہ دیدہ باید چہ دیدہ مے آید اعلیٰ حضرت چہ احکام جاری و نافذ فرمایند خدا علیم و دانا است کہ چہ پرسند و از زبان کمترین ماں یان چہ برمے آید۔ لیکن وقتیکہ نظر بذات مبارک شان مے افتد پس خندہ پیشانی آن امیر المومنین این ہمہ شبہا لاتے کہ در دل بسبب خوف و دہشت مے آیند ہمہ وقت بدرمے روند چنانکہ نور آفتاب ظلمت و تاریکی را و خوشی و خرمی الام و اغمام را برطرف مے سازد۔

خلق اعلیٰحضرت امیرالمومنین

من ندیدم در جہان جستجو ❊ ہیچ اہلیت بہ از خلق نکو

نزد ہمہ اصاغر و اکابر مشتہر است کہ السلطان ظل اللہ امیرالمومنین سراج الملتہ والدین خلد اللہ ملکہٗ ہم چنان کا فہ رعایا را دوست مے دارند کہ پدر فرزندرا و ہرچہ بر خود نہ پسندند برایشان ہم نہ پسندند و نیز جان و مال خود را ازوے دریغ نہ دارند بلکہ از شفقت و خلق عام و مرحمت مالا کلام رعیت را از مرتبہ رعیتی بدرجہ دوستی رسانیدہ اند لہٰذا جمیع مسلمانان را باید کہ برائے ذات اقدس شاہانہ دائماً دست بدعا باشند ادام اللہ نوال عاطفتہ و رافتہ بین الانام الی ساعۃ القیام۔ من بندہ اوّل مرتبہ بحضور اقدس پیش شدم و سلام مسنون و دعائے ترقی حیات و دولت عرض نمودم پس از الطاف خسروانہ بہ لہجہ خوش جواب سلام دادند بلکہ براین اکتفا نہ فرمودند و از زبان معجز بیان ہیچو من بندہ را مزاج پرسی کردند و فرمودند کہ تحفہ عزیز و مہمان من ہستے ما یان اہل ہندوستان را دیدہ خوشوقت و مسرور میشویم خلد اللہ تعالےٰ ملکہٗ واجری فی بحار السلطنۃ فلکہٗ۔

بیدار مغزی اعلیٰحضرت امیرالمومنین

از اوصاف و حالات گذشتہ حضرت امیرالمومنین بر جملہ ناظرین ظاہر میشود کہ خداوند تعالےٰ در ذات شان حسن تدبیر و لیاقت جہانداری و بیدار مغزی بدرجہ کمال

عطا فرموده است هر کسے که از حالات دار الخلافت کابل قدرے آگاهی مے دارد اندازه این امر میتوان کرد که پیشتر افغانستان ملک غیر آئین بود مگر بیدار مغزی آن اعلیحضرت از جمله علوم جدیده و فنون صنعت و حرفت قوم افاغنه ماهر شدند مملکت شان از کالج ها و شفاخانها و مهمان سرائے و صفائی راها و ترقی کارخانجات صنعت و حرفت آراسته و پیراسته است و روزافزون رو بترقی مے نماید و این همه امور بر لیاقت خداداد و مدبری حضرت امیر المومنین شهادت میدهند۔

علو همتی اعلےٰ حضرت امیر المومنین

حق سبحانه تعالےٰ ذات امیر المومنین را بلطف ان الله یحب معالی الامور بے مزین کرده است که احتیاج بیانے ندارد اعلےٰ حضرت المومنین در شب و روز کمتر استراحت میگیرند و همه دم در امورات ضروریه سلطنت و انتظام مملکت مستغرق میمانند باوجود این همه امورات ضروریه نماز را که فریضه خداوندی است باوقات مقرره ادا میکنند۔ روزے عالیجناب مرزا عبدالرشید خان صاحب بمن گفته بودند که من بنده همه اوقات خود را بهمرکابی حضرت امیر المومنین میگزارم و گاهے ندیده ام که احدے از نماز فریضه فوت کرده باشند وقتے در چنین مرضے گرفتار شده بودند که حس و حرکت بدشواری میکردند تاهم درین حالت نماز فوت نشد و همین طور پابند صیام هستند که در سفر و حضر آنرا ترک نمیکنند غرضکه همه امورات شرعیه فرضیه و مسنونه را بالغایت اهتمام و خوش اسلوبے ادا مے نمایند۔

واین امر بر عالی ہمتی شان دلالت میکنند که از سفر سخت و دشوار رنجور نمے شوند
چنانچه واقعه که من او را مشاہده کردم اینست که بنده در جولائے ۱۹۰۶ئہ عیسوی
بدار الخلافت کابل رسیدم و در آن زمان اعلےٰ حضرت امیر المومنین بجبل سراج
تشریف میداشتند روزے این بنده بقصد ملاقات عالی جناب خلق مجسم
فخر افغانستان کرنیل حبیب الله خان نائب عسس حاضر شدم اتفاقاً یکے
از غلام بچها حاضر شده عرض کرد که اعلےٰ حضرت امیر المومنین فردا نماز جمعه
بمسجد جامع در دار الخلافت کابل ادا مینمایند پس بوقت شام بروز پنجشنبه که ناگاه
صدائے توپ شنیدم۔ پس از تحقیق کردن معلوم شد که حضرت امیر المومنین
سراج الملة والدین مع الخیر والعافیة بسواری اسپ تیز رفتار سفر پنجاه وپنج
میل طے کرده بدار الخلافة رسیده اند لہذا برائے سلامی شان این توپ
سر کرده اند۔ پس ازین زیاده چه مستعدی شد که سفر پنجاه پنج میل را بر
اسپ طے کردند لے خدا وند رب العالمین اے ارحم الراحمین ذات
ملکی صفات چنین پادشاه عادل و با انصاف را که برائے محافظت و دایع خود
افریده است بر کافه مسلمانان جهان تا دیر قایم و دایم دارا دو از اشرے نقص
آن حضرت که (از صفات ذمیمه که بسبب غلبه قوت بہیمه خود) بلہو ولعب مشغول
دارند محفوظه دارا دو بقول شاعر۔ زنده نه ماند آنکه نه جوید فلاح او۔ وہر آن از لطف

له خان صاحب موصوف بنهایت قابل ولایق اند از زبان ترکی و عربی و فارسی و انگریزی
وغیره مهارت کلی دارند و منجانب سلطان المعظم خلد الله ملکه بسمت وپنج سال بعهده
جلیله ممتاز بودند ایشان بسیار خلیق و مسافر نواز هست اند وحق این است که چنین
اشخاص باعث افتخار دولت و نیک نامی مے باشند

عام وکرم مالاکلام بہرہ ور بفرما ولی ثباتی عالم فانی وبقاے عالم جاویدانی
را در دلش القا بفرما وای سامع الدعوات دعاے است از ما و از جملہ
مسلمانان کہ این بادشاہ ما کہ بندہ فرمان بردار تست از ہمہ آفات دینی
ودنیاوی محفوظ دار اد۔

خاتمہ

وجود اعلیٰ حضرت سراج الملتہ والدین امیر المومنین خلد اللہ ملکہ واقبالہٗ
از برکات آسمانی وافضال یزدانی است۔

(۱) سلطنت را بخلافت وامامت اسلامی مبدل کرد۔ ودرین شکے
نیست کہ بعد از قرون ثلثہ وجود خلافت درین زمان خیر توام مشہود
گشتہ وانقراض دول اسلامیہ از شامت سلطنت بود زیراکہ خزانہ
وسپاہ ہمش از آن شخصے واحد میباشد۔ قوم را باو ہمدردی نباشد
مگر ہمان قدر کہ منافع افراد قوم باو تعلق دارد دیگر آنکہ بموت آن
سلطان سلطنت مے میرد وبحیاتش زندہ مے باشد برائے
این معنے اعدائے جانستان درپئے جان سلطان میباشند وبرائے
اعدام سلطنت ودر اعدام سلطان منتظر موقع میباشند درخصوص

سلطان درپے تحفظ جان خود چہ مشقت ہا میکشد و از اوج آزادی
انسانیت تحضیض قید حیوانیت مے افتد۔ و ہرگاہ کہ اعدامے دانند
کہ یک از افراد قوم سلطان است و با نتخاب قوم این شخص
بکرسی مملکت نشستہ است اعدام این رابیکار مے دانستہ درپئے
جان او ہم باشند۔ دیگر اینکہ انسان تا وقتیکہ بقید انسانیت است
از خطا کاری و ابتلائے لذات و شہوات و غفلت کاری از مہام
سلطنت مامون نیست گاہے خزانہ سلطنت بلولیان مے بخشد
و گاہے بمدح سرائے شعر اعطیہ جزیلہ عطا مے فرماید و گاہے در
تعیش و اسباب تنعم خود خزانہ خالی میکند پس درینصورت
لا محالہ سپاہ جان نثار و مردان کاردان و اموزگار رار نجے وحسد
و تنفری پیدا میشود و ہمدردی بسلطنت مبذول نمے نمایند و بعضی
دیگر کہ منافع خود از و متوقع مے شمارند در گرانید و خصوصاً در آن زمان
کہ دشمنی صعب رو مینماید اظہار خیانت میکنند۔ دیگر اینکہ طائفہ علماء و صلحا
کہ افراد قوم زیر حکم ایشان میباشند ازین سلطان از بیہودگی ہائے او
اعراض نمودہ قوم را در اعانت او تحریک نمے نمایند بلکہ بعض اوقات
وجود این سلطان راموجب خسران و ضعف اسلام تصور یدہ برخلاف
او فتوی میدہند پس در دولت انقلاب عظیم پیدا مے شود لہذا این
فسادات را ملحوظ فرمودہ بناء دولت اسلامیہ برپایۂ خلافت

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 79 of 92

استوار کرده اند وظیفه وقت بجز آن کفافے که از قوم باو معین شده بود بریک پول سلطنت بغیر مرضی قوم اقتدار نداشت و جملهٔ قوم سلطنت راسلطنت خود پنداشته و فوائد ومضار دولت را فوائد ومضار خود تصور یده باعانت دولت بجان ودل میکوشند وازین سبب در زمانہ خلفار بیرچم اسلام ازمغرب تامشرق مے جنبید وازینجا دول یورپیہ در تمامے مملکت سلطنت جمہوریہ پیدا کرده اند تاکه جملہ افراد قوم در درجہ مساوات بوده باہستمام کار ہائے دولت بہ پردازند- اعلیٰ حضرت امیرالمومنین سراج الملۃ والدین خلداللہ ملکہٗ اول آن سلاطین اندکہ شخصیت را بجمہوریت متغیر کرده اند- ازین سبب بوقت جلوس بر سریر مملکت افغانستان ہیچ قتال وحرب واقع نشد- وعلمار وصلحا وسرداران قوم کہ ہریک بجائے خود سرغنہ جماعت کثیر اند بجسن ارادت واخلاص نیت بردست اعلیٰ حضرت امیرالمومنین سراج الملۃ والدین بیعت کردند- حالا سلطنت کابل ہمان سلطنت نیست کہ پیش ازین بود ہر طائفہ وہر گروه بدل معین دولت است وزیر رایت دولت قتال وحرب را باعث عصمت ننگ وناموس دینی ودنیاوی خود مے پندارند وازین سبب اعلیٰ حضرت امیرالمومنین را فرصت داد کہ بخطره بمہمانئ سلطنت انگلشیہ تشریف شریف ارزانی فرموده لطف سیر وسیاحت وملاحظہ آتقان

واحکام سلطنت غیر میفرمایند وازین تجربہ بسیارے از بسیار فوائد جلیلہ ہمراہ خود بدولت خداداد خواہند برد۔

(۲) اعلیٰ حضرت امیر المومنین ہمچون دول متمدنہ زمام امور عظام برقواعد نظم دول بہ ہر یک شخص قابل تفویض فرمودہ اند وزمام ہمہ بدست خود میدارند۔

(۳) اعلیٰ حضرت امیر المومنین در استحکام این خلافت شب و روز کوشان اند وبرائے استحکام خلافت طائفہ انام از خواص و عوام محتاج بعلم اندکہ کم از کم حقوق شخصے وحقوق دولت وفرایض خلافت را وفوائد استحکام دولت را کما ینبغی فہم نمایند وطائفہ خاصہ در صنائع و واختراع امور عجیبہ کہ درین زمان استحکام دول در حرب و ضرب و در زمانہ امن ترقی تجارت ومالیت بآنہا مربوط است مہارت تامہ بدست آرند ونیز اراکین مجلس شوری از طوائف اہل علم وخیر اندیشان میسر آیند وشب وروز ہر یک در استحکام وترقی دولت افکار مفیدہ را بدل راہ میدہد ودر مملکت اثار تمدن وثروت پدید آید کہ فتنہ ورہزنے وباہمی حرب وضرب یکلخت دور افتد وجمیعت دست بدہد وہم برائے استحکام این معنے وکلا وسفرا دیندار خیر اندیش کہ از السنہ اجنبیہ ہم بہرہ وافر داشتہ باشند بدول دیگر ارتباط مستحکم ساختہ از فوائد وصنائع دیگران بہرہ وافر بردارند۔ واز خدائے

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 81 of 92

جهان و عا است که در چند ایام این دولت بر دول ترقی یافته در تمدن قدم سبقت بیش خواهد نهاد زیراکه وجود همچنین بادشاه برائے ملکت حمتے است از خدائے عالم۔

التماس بخدمت ناظرین و الا تمکین

مختصراً حالات دربار امیر المومنین و حالات دار الخلافت کابل وعظمت و بزرگی رعایائے افغانستان و حالات عمارات شاہی و باغات انہا و حالات راہ کابل و پشاور که تعلق آنہا بدولت خداداد افغانستان است و توصیف عالی جناب فیض مآب خیر خواہ دولت خداداد افغانستان غلام حیدر خان صاحب سر رشتہ دار ڈانک خانہ اسلامیہ پشاور و تعریف جناب حضرت مولانا مولوی نجف علی صاحب انسپکٹر مدرسہ اسلامیہ حبیبیہ وغیرہ وغیرہ آن کتاب که بزبان اردو چاپ شدہ شائع گشتہ است مندرج اند و درین ترجمہ کتاب بسبب آنکہ گنجایش وقت نیافتم که آن ہمہ مضامین راکه در اصل کتاب اردو موجود اند نقل کنم زیراکه

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 82 of 92

اعلیٰحضرت امیرالمومنین سراج الملت والدین خلد اللہ ملکہٗ
واقبالہٗ بتاریخ ۳ر جنوری ۱۹۰۷ء رونق افروز ہندوستان میشوند
ومقصود تالیف کتاب این است کہ پیش از تشریف آوری شان
این کتاب را تقسیم کنم تاکہ اہل ہندوستان از اوصاف حمیدۂ شان
وشوکت شاہے اعلیٰحضرت امیرالمومنین واز دیگر حالات
واقف شوند۔ از ناظرین خواستگار معافی ہستم کہ مارا بسبب
قلت وقت گنجایش تالیف این کتاب را نبود ترجمہ اش کجا
چنانچہ در شروع کتاب خود من بندہ این ہمہ امور پیش کش
ناظرین کردہ ام لہذا ہر کسے را کہ اشتیاق دیدن جملہ حالات
مذکورہ باشد پس اصل کتاب را کہ بزبان اردو چاپ شدہ
است وہمراہ این ترجمہ ہست ملاحظہ بفرمایند۔ علاوہ ازین
اہل افغانستان را چندان ضرورت دانستن آن حالات نیست زیراکہ
ازین ہمہ امور آن جملہ حضرات بخوبی واقف ہستند لہذا
از ناظرین کتاب ہذا امید عفو داشتہ بدعا ترقی دولت خداداد
افغانستان وشاہ اسلام ختم میکنم۔ شعر۔

الٰہی در جہان باشی باقبال ✤ جوان بخت وجوان دولت جوان سال

الہم تمم بالخیر فقط دعاگو شاہ اسلام حاجی محمد خان ساکن خورجہ

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 84 of 92

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 85 of 92

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q

۸ ربیع ۱۳۴۲ برای میرزا گل محمد ... یک دوره تراجم

که ۷۵ جزء از اوراق نیز

برای گل محمد خان نقد داده شد ۶ شش جزء از اوراق

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 90 of 92

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 91 of 92

http://hdl.handle.net/2333.1/prr4xh8q Image 92 of 92